رضامندی ظاہر کرنے کا قانوناً مجاز ہے برٹش انڈیا کے حدود کے باہر لیجائے تو کہا جائیگا کہ شخص مذکور کو برٹش انڈیا مین سے لے بھاگا۔

برٹش انڈیا سے انسان کو لے بھاگنے سے یہ مراد ہے کہ جب اوس شخص کو بلا رضامندی اوسکے یا ایسے شخص کے جو اوس شخص کی جانب سے رضامندی ظاہر کرنے کا قانوناً مجاز ہو کوئی شخص حدود برٹش انڈیا سے باہر لیجاوے۔ اگر رضامندی دھوکے سے حاصل بھی ہو جاوے تو ایسی رضامندی داخل رضامندی نہین ہے۔ اگر کوئی شخص بجبر یا بترغیب کسی جوان یا لڑکے یا عورت کو ممالک سرکاری مین ایک مقام سے دوسرے مقام کو لیجاوے تو گو وہ مجرم ہو مگر اس دفعہ کے مقصود سے باہر ہے۔

دفعہ ۳۶۱ [illegible] مین سے انسان کو لے بھاگنا — کوئی شخص [illegible] (۱) کسی نابالغ لڑکے کو جسکی عمر چودہ برس سے کم ہو یا کسی نابالغ لڑکی کو جسکی عمر سولہ برس سے کم ہو یا کسی شخص کو جسکی عقل مین فتور ہو اوس نابالغ کے یا اوس شخص کے جسکی عقل مین فتور ہے ولی جائز کی سپردگی مین سے بلا رضامندی اوس ولی کے لیجائے یا پھسلا لیجائے تو کہا جائیگا کہ اوس نابالغ یا اوس شخص کو ولی کی ولایت جائز سے لے بھاگا۔ جائز [illegible] مین ہر کسی شخص کو شامل ہے جسکو اوس

نابالغ یا اوس دوسرے شخص کی خبرگیری یا حفاظت جو ازاً سپرد ہو۔

مستثنیٰ:

یہ دفعہ کسی ایسے شخص کے فعل پر محیط نہیں ہے جو نیک نیتی سے اپنے تئین کسی ولد الحرام کا باپ باور کرتا ہو یا جو نیک نیتی سے اپنے تئین اوس طفل کی حفاظت جائز کا مستحق باور کرتا ہو سوائے اسکے کہ اوس فعل کا ارتکاب چھپن یا امر نا جائز کی غرض سے واقع ہوا ہو۔

یہ دفعہ کم عمر بچون اور مجنون آدمیون سے متعلق ہے۔ اسکے واسطے رضامندی درکار نہین ہے اکثر اشخاص کم عمر بچون کو لیجاتے ہین اور بعد چندے وہ اپنے ماباپ کا نام بھول جاتے ہین اور اونہین آدمیون کے ساتھ رہنے پر راضی ہو جاتے ہین پس یہ رضامندی بچون کی اون آدمیون کے حق مین کچھ مفید متصور نہین ہو سکتی ۔ پسر متبنی کا ولی جائز وہ شخص تصور کیا جاویگا جسنے اوسکو متبنے کیا ہو اور نہ وہ شخص جو ... پیدا ہو۔ اگر کوئی لڑکا اتفاق سے میلہ مین بھٹک جاوے اور کوئی شخص

[illegible]

دفعہ ۳۶۲ انسان کو بھگا لیجانا ۔ جو کوئی شخص (۱) کسی شخص کو ... لیے خواہ بجبر (۳۴۹) مجبور کرے خواہ کسیطرح دغابازی کے وسیلون سے تحریک کرے تو کہا جایگا کہ شخص مذکور اوس شخص کو بھگا لیگیا۔

دفعہ ۳۶۳ ... انسان کو ... جو کوئی شخص (۱) کسی شخص ...

[illegible]

کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا ✦

دفعہ ۳۶۴ — قتل عمد کے لیے انسان کو لے بھاگنا یا بھگا لیجانا۔

جو کوئی شخص (۱) کسی شخص کو اس لیے لے بھاگے یا بھگا لیجاے (۳۶۲) کہ وہ شخص مار ڈالا جاے یا ایسی حالت مین رکھا جاے کہ وہ مارے جانے کے خطرے مین پڑے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیجایگی یا قید سخت جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تمثیلین

(ا) زید بکر کو برٹش انڈیا مین سے لے بھاگے اور اوسکی یہ نیت ہو یا اس امر کا احتمال اوسکے علم مین ہو کہ بکر کسی بت کا بلدان کیا جاے تو زید نے اوس جرم کا ارتکاب کیا جسکی تعریف [illegible] گا۔

(ب) زید بکر کو اوسکے گھر سے اسلیے جبراً لیجاے یا پھسلا لیجاے کہ بکر مار ڈالا جاے تو زید نے اوس جرم کا ارتکاب کیا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے۔

چونکہ لے بھاگنا یا بھگا لیجانا قتل کی نیت سے ہے لہذا سزا بھی ویسی ہی سخت رکھی گئی ہے

دفعہ ۳۶۵ — کسی شخص کو [illegible] اور بیجا حبس کرنے کی

جو کوئی شخص (۱) کسی شخص کو لے بھاگے (۳۵۹) یا بھگا لیجاے (۳۶۲) اس نیت سے کہ [illegible] خفیۃً

نیت سے لے بھاگنا یا بھگا لیجانا۔

اور بیجا طور پر حبس مین رکھا جائے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ ۳۶۶ کسی عورت کو ازدواج وغیرہ پر مجبور کرنے کے لیے لے بھاگنا یا بھگا لیجانا۔

س پ

جو کوئی شخص (۱۱) کسی عورت کو لے بھاگے (۳۵۹) یا بھگا لیجائے (۳۶۲) اس نیت سے یا اِس امر کے احتمال کے علم سے کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف کسی شخص سے ازدواج کرنے کے لیے مجبور کیجائے یا اوسکی یہ غرض ہو کہ وہ جماع ناجائز کے واسطے مجبور کیجائے یا پھسلائی جائے یا اس امر کا احتمال اوسکے علم مین ہو کہ وہ جماع ناجائز کے واسطے مجبور کیجائے گی یا پھسلائی جائیگی تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر عورت بعد ارتکاب جرم راضی بھی ہوجائے تو بھی ایسی رضامندی مجرم کے جرم کو خفیف نہین کریگی۔ کیونکہ جس نیت سے کہ مجرم نے ارتکاب جرم کا کیا اوسیقدر وہ سزا کا مستوجب ہے۔

دفعہ ۳۶۷ کسی شخص کو ضرر شدید پہونچانے یا غلام

س پ

جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کو اسلیے لے بھاگے (۳۵۹) یا بھگا لیجائے (۳۶۲) کہ وہ ضرر شدید (۳۲۲)

بنانے کے لیے بگھا یا بھگائے جانا۔

اوٹھائے یا وہ غلام بنایا جائے یا اوس سے کوئی شخص خط خلاف وضع فطری اوٹھائے یا اس لیے کہ وہ شخص ایسی حالت مین رکھا جاے کہ وہ ضرر شدید اوٹھانے یا غلام بنائے جانے یا کسی شخص کے عمل خط خلاف وضع فطری کے اوٹھانے کے خطرے مین پڑے یا اس امر کا احتمال اوسکے علم مین ہو کہ وہ عمل اوس شخص کو سہنا پڑے گا یا وہ ایسی حالت مین رکھا جائیگا تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

دفعہ ۳۶۸ بے بھاگے ہوئے شخص کو چھپانا یا حبس مین رکھنا۔

جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کو یہ جانکر کہ اوسکو کوئی لے بھاگا ہے (۳۵۹) یا بھگا لیگیا ہے (۳۶۲) بیجا طور پر چھپائے یا حبس بیجا مین رکھے تو شخص مذکور کو اوسی طرح سزا دیجاے گی کہ گویا وہ خود اوس شخص کو اوسی نیت یا علم سے یا اوسی غرض سے جس سے اوسنے اوس شخص کو چھپایا یا حبس بیجا مین رکھا ہے لے بھاگا یا بھگاکے گیا۔

اس جرم کے واسطے یہ امر ضروری ہے کہ جو شخص چھپائے یا حبس مین رکھے وہ یہ جانتا ہو کہ جس شخص کو مین چھپاتا یا حبس مین رکھتا ہون وہ ایسا شخص ہے کہ جسکو کوئی لے بھاگا یا بھگا لایا ہے اور چھپانا یا حبس مین رکھنا بھی بطور ناجائز ہو۔

دفعہ ٣٦٩ — دس برس سے کم عمر کے طفل کو اوسکے بدن پر سے مال منقولہ چورا لینے کی نیت سے بھگانا یا بھگا لیجانا۔

س پ

جو کوئی شخص (١١) کسی طفل کو جسکی عمر دس برس سے کم ہو اس نیت سے بھگاوے (٣٥٩) یا بھگا لیجاوے (٣٦٢) کہ بد دیانتی (٢٤) سے کسی قسم کا کوئی مال منقولہ اوس طفل کے جسم سے لے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (٥٣) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

یہ دفعہ اون لوگون سے متعلق ہے جو لڑکون کو اس نیت سے پھسلا کر لیجاتے ہین کہ اونکا زیور اوتار لیوین اور چونکہ نیت ملزم کی ایسے جرائم مین نہایت ناقص ہوتی ہے لہذا سزا بھی اس جرم کی سنگین رکھی گئی ہے۔

دفعہ ٣٧٠ — کسی شخص کو غلام کے طور پر خریدنا یا اوسکو اپنے قبضے سے جدا کرنا۔

ایضاً ض

جو کوئی شخص (١١) کسی شخص کو غیر ملک سے غلام کے طور پر لائے یا غیر ملک مین لیجائے یا دوسری جگہ پہونچائے یا خریدے یا بیچے یا اپنے قبضے سے جدا کرے یا کسی شخص کو اوسکی مرضی کے خلاف غلام کے طور پر قبول کرے یا تحویل مین لے یا روک رکھے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (٥٣) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

کسی شخص کو غیر ملک سے بطور غلام کے لانا یا یہان سے غیر ملک کو لیجانا یا بطور غلام کے خرید و فروخت کرنا جرم ہے — اور بموجب قانون ۵ سنہ ۱۸۴۳ع بھی یہ فعل ضمناً منع تھا — ایام قحط مین اکثر والدین اپنے بچون کو بعوض غلہ یا نقدی کے دوسرے شخص کو دیدیتے ہین اور بموجب دہرم شاستر کے ہندو والدین کو اپنی اولاد کی نسبت یہ استحقاق بھی حاصل ہے — پس ایسے ایام مصیبت مین اس فعل سے بعوض نقصان کے ایک فائدہ ہوتا ہے کہ اودہر جان بچون کی بچ جاتی ہے اور ادہر اون کے والدین تکلیف سے محفوظ رہتے ہین — پس والدین کا اپنے بچون کو صرف بیچڈالنا بموجب منشاء دفعہ ہذا جرم معلوم نہیین ہوتا ہے بلکہ بطور غلام کے انسان کا خرید و فروخت کرنا جرم ہے — اگر کوئی رعایاے ملکہ معظمہ مین سے عملداری والی غیر مین بھی جا کر ایسا کرے تو وہ مجرم متصور ہوگا —

دفعہ ۳۷۱ عادۃً غلامون کا کاروبار کرنا — جو کوئی شخص غلامون کو عادۃً غیر ملک سے لائے یا غیر ملک مین لیجائے یا دوسری جگہ پہونچائے یا خریدے یا بیچے یا اونکی تجارت کرے یا اونکا کاروبار کرے تو اوس شخص کو حبس دوام بعبور دریاے شور یا دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد دس برس سے زیادہ نہو اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا —

اس دفعہ کے روسے وہ اشخاص مستوجب سزا ہین جو عادۃً بردہ فروشی کرتے ہین

یعنی غلامون کی خرید و فروخت کرتے ہین۔

دفعہ ۳۷۲ کسی نابالغ کو فعل شنیعہ وغیرہ کی غرض سے بیچنا یا اُجرت پر چلانا۔

پ س

جو کوئی شخص (۱) کسی نابالغ کو جسکی عمر ۱۶ سولہ برس سے کم ہو بیچے یا اُجرت پر چلائے یا کسی اور طور پر اپنے قبضے سے علیحدہ کرے اس نیت سے کہ وہ نابالغ فعل شنیعہ یا کسی امر ناجائز یا پچھینے کے لیے مصروف کیا جائے یا کام مین لایا جائے یا یہ جانکر کہ اوس نابالغ کے ایسے کام مین مصروف کیے جانے یا اوس سے ایسا کام لیے جانے کا احتمال ہے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دس ۱۰ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اس جرم کا ارتکاب صرف از جانب والدین یا محافظین نابالغ ہی نہین ہوتا ہے بلکہ اون اشخاص سے بھی جو اوس نابالغ کو لے بھاگے یا بھگا لائے ہون واقع ہونا اوسکا ممکن ہے۔ لفظ نابالغ مین لڑکا اور لڑکی دونون داخل ہین۔

دفعہ ۳۷۳ کسی نابالغ کو فعل شنیعہ وغیرہ کی غرض سے خریدنا یا قبضے مین لانا۔

پ س

جو کوئی شخص (۱) کسی نابالغ کو جسکی عمر ۱۶ سولہ برس سے کم ہو خریدے یا اُجرت پر لے یا کسی اور طور پر اپنے قبضے مین لائے اس نیت سے کہ وہ نابالغ فعل شنیعہ یا کسی امر ناجائز یا پچھینے مین مصروف کیا جائے یا کام مین لایا جائے یا یہ جانکر کہ اوس نابالغ کے ایسے کام مین مصروف کیے جانے یا

اوس سے ایسا کام لیے جانے کا احتمال ہے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر کوئی شخص کسی نابالغ کو اس نیت سے خرید ے کہ اوسکے ساتھ فعل شنیعہ کرون یا اوس سے فعل شنیعہ کراؤن تو وہ بھی اس دفعہ کی رو سے مستوجب سزا کا ہوگا۔

اگر اس دفعہ اور دفعہ ۳۷۲ کی کارروائی سختی سے کیجاوے تو اسمین شک نہین کہ طوائفون کے گروہ مین بہت خلل آجاوے اور اونکا زور و شور بہت کم ہوجاوے

دفعہ ۳۷۴ محنت کرنے پر ناجواز امجبور کرنا۔ جو کوئی شخص کسی شخص کو اوسکی مرضی کے خلاف محنت کرنے کے لیے ناجائز طور پر مجبور کرے تو اوس شخص (۱۱) کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجایگی جسکی میعاد ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی

کسی شخص کی مرضی کے خلاف اوسکو محنت کرنے پر مجبور کرنا جرم ہے۔ اگر ایسی محنت کرانا کسی شخص سے بموجب کسی قانون کے جائز ہو تو وہ جرم نہین ہے لیکن اور حالتون مین دھمکا کر یا ضرر کا خوف دلا کر محنت کرانا جرم سمجھا جاوے گا۔ محنت سے یہان محنت جسمانی مراد معلوم ہوتی ہے اور نہ محنت روحانی۔

زنا بالجبر کے بیان مین

دفعہ ۳۷۵ زنا بالجبر۔ جو مرد اوس صورت کے سوا جو نیچے مستثنےٰ کی گئی

ہے ایسے حالات مین جو ذیل کی لکھی ہوئی پانچون قسمون مین سے کسی قسم مین داخل ہون کسی عورت سے جماع کرے تو کہا جائیگا کہ اوس مرد نے زنا بالجبر کیا ؛

پہلی عورت کی مرضی کے خلاف ؛

دوسری عورت کی بلا رضامندی (۹۰) ؛

تیسری. عورت کی رضامندی (۹۰) کے ساتھ جبکہ اوسکی رضامندی ہلاکت (۴۶) یا ضرر (۳۱۹) کی تخویف سے حاصل کی گئی ہو ؛

چوتھی عورت کی رضامندی (۹۰) کے ساتھ جبکہ مرد یہ جانتا ہو کہ وہ اوس عورت کا شوہر نہین ہے اور یہ کہ عورت کی جانب سے وہ رضامندی اس نظر سے ظاہر کی گئی ہے کہ وہ باور کرتی ہے کہ یہ مرد وہی مرد ہے جسکے ساتھ اوسکا ازدواج جوازاً ہوا ہے یا جسکے ساتھ وہ اپنا جوازاً ازدواج ہونا باور کرتی ہے ؛

پانچوین عورت کی رضامندی کے ساتھ یا اوسکی بلا رضامندی جبکہ اوسکی عمر دس برس سے کم ہو ؛

تشریح اوس جماع کے متحقق ہونے کے لیے جو جرم زنا بجبر قائم کرنے کے واسطے ضرور ہے ادخال کافی ہے —

مستثنیٰ ۱

جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا +

اس دفعہ مین سزا زنا بالجبر کی مندرج ہے ۔ اگر یہ جرم بارہ برس سے کم عمر کے لڑکون
سے واقع ہو تو دو امور زیادہ قابل لحاظ کے ہونگے اول یہ کہ آیا لڑکے مین زنا کرنے
کی قابلیت تھی دوم یہ کہ آیا اوسکی عقل اس پختگی کے درجہ کو پہونچ گئی تھی کہ جس سے
وہ نتیجہ اپنے فعل کا دریافت کرسکتا تھا ۔ ایک نالش زنا بالجبر کی دائر ہوئی تحقیقات
سے معلوم ہوا کہ عورت نے برضامندی زنا کرایا ۔ حاکم ضلع نے مدعا علیہ کو بجرم زنا
سزا کی عندالاپیل صاحب جوڈیشل کمشنر نے اس بنیاد پر مدعی علیہ کو رہا کیا کہ زنا کی
نالش کا اختیار صرف شوہر عورت کو حاصل ہے اور ہدایت کی کہ اگر عورت کے شوہر
کو دعوے ہو تو حسب ضابطہ نالش رجوع کرے فقط پس مقدمات زنا بالجبر مین
مدعی علیہ صرف بجرم زنا سزا نہین پاسکتا تاوقتیکہ دوران مقدمہ مین بدعیت شوہر
اوس عورت کے استغاثہ نہ پیش ہو ۔ زنا بالجبر کے مقدمات مین عورت کی شہادت
ایک امر ضروری ہے ۔ لیکن اگر کسیوجہ سے عورت شہادت دینے کے قابل نہ
سمجھی جاوے مثلاً کم عمر ہو اور حلف نہ سمجھتی ہو یا بہری ہو یا گونگی تو ایسی صورتون مین
ملزمون کو اکثر بعدم ثبوت جرم سواے رہائی دینے کے اور کچھ چارہ نہین ۔
اس قسم کے مقدمات مین کمتر شہادت معاینہ بہم پہونچ سکتی ہے پس مجوز کو اور پہلو
پر بھی نظر کرنی چاہیے مثلاً ارتکاب اس جرم کا کس مقام پر ہوا آیا وہ جگہ ایسی تھی
کہ جہان اکثر آمد و رفت آدمیون کی رہتی ہے یا ملحق آبادی تھی یا ایسی جگہ تھی جہان

سطلق کسی قسم کی آڑ نتھی یا خلاف اسکے گذرگاہ عوام سی علٰحدہ اور آڑ کی جگہ تھی پس اگر اس قسم کا
ثبوت بہم پہونچے کہ جس جگہ اس جرم کا ارتکاب ہوا وہ جگہ گذرگاہ سے فاصلے پر ایک کھیت
کے اندر جسمین آدمی کی نظر نہین پہونچ سکتی تھی اور اوس مقام سے غل و شور کی آواز بھی پہونچنا
آبادی تک ممکن نہین اور جب عورت اوس کھیت مین سے نکلی تو منتشر الحواس اور پریشان تھی اور اوسکے
کپڑونمین مٹی لگی ہوئی تھی یا ملزم کو چند آدمیون نے کھیت سے نکلتی اور بیتحاشا بھاگتی ہوئی دیکھا اور پھر ملزم نے
جاکر ایک تالاب مین غسل کیا اور کپڑے دہوئے تو ایسی جملہ امور ملکر ایک قسم کا ثبوت ایسی مقدمات مین پیدا کرینگے

اون جرمون کے بیانمین جو خلاف وضع فطری مین

دفعہ ۳۷۷ | جرائم خلاف وضع فطری | جو کوئی شخص (۱) کسی مرد یا عورت یا حیوان سے بالارادہ
(۳۹) وطی خلاف وضع فطری کرے اوس شخص کو حبس دوام بعبور دریای
شور یا دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد
دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا ؛

تشریح — اوس وطی کے متحقق ہونے کے لیے جو جرم مبینہ دفعہ ۳۷۷
کے قائم کرنے کے لیے ضرور ہے ادخال کافی ہے۔

اس جرم کے واسطے ثابت کرنا اس امر کا لازم نہین ہے کہ ارتکاب اس فعل کا اوس
شخص کی مرضی کے خلاف یا بلا رضامندی کے واقع ہوا کہ جسکے ساتھ وہ فعل کیا گیا
بلکہ اگر وہ شخص بھی کہ جسکے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہو اپنی رضامندی ظاہر کرے تو وہ بھی
مرتکب جرم سمجھا جاویگا۔

ستر ہوان باب

اون جرموں کے بیان مین جو مال سے متعلق ہین

اس باب مین جو امور کہ جرائم قرار پا کر قابل سزا تجویز کیے گئے ہین اوسکی وجہ یہ ہے کہ وہ مال کے استحقاق کی نسبت خلل انداز ہوتے ہین - لیکن استحقاق کسی مال کا بھی قانون ہی سے پیدا ہوتا ہے - پس اگر اس استحقاق کی نسبت قانون عدالت دیوانی کامل نہو تو ظاہر ہے کہ اوسکی نسبت قانون فوجداری کب کامل ہو سکتا ہے - مثلاً فرض کرو کہ عمرو کے جنگل مین سے زید ہرن کا شکار کرتا ہے - پس اگر بموجب فیصلہٴ عدالت دیوانی اوس جنگل مین ہر شخص کو شکار کھیلنے کا استحقاق پہونچتا ہے تو زید مجرم نہین ہے اور نہ اوسنے عمرو کے مال مین کچھ نقصان پہونچایا لیکن اگر عدالت دیوانی کا یہ حکم ہے کہ جو جانور عمرو کے جنگل مین ہین وہ اوسکی ملک ہین اور نہ دوسرے شخص کی اور ایسی صورت مین اگر زید ہرن کا شکار اوسی جنگل سے کرے تو یہ سمجھا جاویگا کہ گویا اوسنے عمرو کے استحقاق ملکیت مین ایک خلل ڈالا - اگر یہ امر مشتبہ ہو کہ عدالت کا حکم ایسے معاملے مین کیا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ امر بھی مشتبہ ہے کہ آیا واقعی مین زید نے عمرو کو نقصان پہونچایا یا نہین -

چوری کا بیان

دفعہ ۳۷۸ سرقہ | جو کوئی شخص (۱۱) بد دیانتی (۲۴) سے کوئی مال منقولہ (۲۲) کسی شخص کے قبضے (۲۷) مین سے اوسکی بلا رضا مندی (۹۰) لینے کی

نیت سے ایسے لینے کے لیے اوس مال کی تبدیل جاے کرے تو کہا جائیگا کہ شخص مذکور نے سرقے کا ارتکاب کیا۔

پہلی تشریح — کوئی شی جب تک کہ وہ زمین سے پیوستہ رہے چونکہ وہ مال منقولہ نہین ہے ایسی شی نہین ہے جسکی نسبت سرقے کا ارتکاب ہوسکے مگر جبھی کہ وہ زمین سے جدا کیجاے تب ہی شی مذکور چورانے کے قابل ہو جائے گی۔

دوسری تشریح تبدیل جاے جو اوسی فعل سے پیدا ہو جس فعل سے جدائی پیدا ہوتی ہے سرقہ ہو سکتا ہے۔

تیسری تشریح — جس طرح کسی شخص (۱۱) کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ کسی شے کی تبدیل جاے کا باعث ہوا جبکہ وہ فی الواقع شی مذکور کی تبدیل جاے کرتا ہے اوسطرح اوس حال مین بھی کہا جائیگا جبکہ وہ کسی روک کو جو شی مذکور کو تبدیل جاے سے مانع ہوتی ہے ہٹا دے یا شی مذکور کو کسی اور شی سے جدا کر دے۔

چوتھی تشریح — جو کوئی شخص کسی وسیلے سے کسی حیوان کی تبدیل جاے کا با[illegible] [illegible]سبت کہا جائیگا کہ اوسنے اوس حیوان کی تبدیل جا[illegible]
[illegible] اور [illegible]س شی کی تبدیل جاے کی جسکی اوس حیوان نے اوس[illegible]
[illegible]سبب [illegible] سے جو اسطرح ظہور مین آئے تبدیل جا[illegible]

پانچوین تشریح — وہ رضامندی جواس تعریف جرم مین مذکور ہوئی ہے لفظاً ہوسکتی ہے یا معناً اور وہ خواہ شخص قابض کی جانب سے خواہ کسی ایسے شخص کی جانب سے ظاہر کیجاسکتی ہے جسکو لفظاً یا معناً اوس امر کی اجازت حاصل ہو

تمثیلین

(ا) زید بکر کی زمین مین سے ایک درخت اس نیت سے کاٹے کہ اوسکو بکر کے قبضے مین سے بکر کی بلا رضامندی بددیانتی سے لے لے تو اس صورت مین جھی [illegible] درخت کو ایسی طرح سے لیجانے کے لیے جدا کیا تبھی وہ سرقے کا مرتکب ہوا۔

(ب) زید کتون کا طعمہ اپنی جیب مین رکھے اور [illegible] طرح سے بکر کے کُتّے کو اپنے پیچھے ہو [illegible] مین اگر زید کی یہ نیت ہو کہ وہ بددیانتی سے بکر کے قبضے مین سے بکر کی بلا رضامندی کے اوسکا کُتا لے لے تو جب ہی کہ بکر کے کُتّے نے زید کے پیچھے چلنا شروع کیا تب ہی زید سرقے کا مرتکب ہوا۔

(ج) زید کو ایک بیل جسپر خزانے کا صندوق لدا ہوا ملجاے اور وہ اوس بیل کو اس نیت سے ایک خاص طرف کو ہانک لیجاے کہ بددیانتی سے خزانہ لے لے تو جب [illegible] بیل تبدیل جاے شروع کی تب ہی زید خزانے کے سرقے کا مرتکب ہوا۔

(د) زید جو بکر کا نوکر ہے اور جسکی امانت مین بکر کے ظروف نقرہ یا ملمع بکر رکھے گئے ہین بلا رضامندی بکر کے اون ظروف کو بددیانتی سے لیکر بھاگ جاے تو سرقے کا مرتکب ہوا۔

(ھ) بکر سفر کا آمادہ ہو کر اپنے ظروف نقرہ یا طمع کو اپنے واپس آنے تک زید کو کہ وہ گودام کا مالک ہے امانتہً سپرد کرے اور زید اون ظروف کو سُنار کے پاس لیجا کر بیچ ڈالے تو اس صورت مین چونکہ وے ظروف بکر کے قبضے مین نہ تھے اس لیے وے بکر کے قبضے مین سے نہین لیے جا سکتے تھے اور زید سرقے کا مرتکب نہین ہوا گو ممکن ہے کہ وہ خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہو۔

(و) زید بکر کی انگوٹھی کسی میز پر رکھی ہوئی اوس گھر مین پاوے جہان بکر رہتا ہو تو اوس صورت مین انگوٹھی بکر کے قبضے مین ہے اور اگر زید اوس [illegible] وہان سے اوٹھا لیجائے تو زید سرقے کا مرتکب ہوگا۔

(ز) زید ایک انگوٹھی جو کسی کے قبضے مین نہو شارع عام مین پڑی پائے تو اوسکے لینے سے زید سرقے کا مرتکب نہین ہے گو ممکن ہے کہ وہ مال کے تصرف مجرمانہ کا مرتکب ہو۔

(ح) زید بکر کی انگوٹھی اوسکے گھر مین میز پر پڑی ہوئی دیکھے اور زید تلاش اور افشا کے خوف سے اوسیوقت اوس انگوٹھی کے تصرف بیجا کرنے کی جرات نہ پا کے اوسکو ایسی جگہ مین چھپائے جہان سے ملجانا اوسکا بکر کو محض خلاف قیاس ہے اس نیت سے کہ جب گم ہو جانا انگوٹھی کا بکر کی یاد سے جاتا رہے تب زید اوس انگوٹھی کو اوس مخفی کرنے کی جگہ سے نکال کر بیچ ڈالے تو اس صورت مین زید اوس انگوٹھی کے پہلے تبدیل جای کرتے [illegible] کا مرتکب ہوا۔

[illegible] زید اپنی گھڑی کی چال ٹھیک کردینے کے لیے [illegible]

کرے اور بکر اوسکو اپنی دکان پر لیجائے اور زید جسکو بکر گھڑی ساز کا کوئی قرض دینا نہین ہے جسکی عوض مین گھڑی ساز اوس گھڑی کو ضمانت کے طور پر جواز اً روک رکھہ سکتا ہو بکر کی دکان مین علانیہ چلا جائے اور بکر کے ہاتھہ سے وہ گھڑی جبر اً لیکر چلدے تو اس صورت مین اگرچہ ممکن ہے کہ زید مداخلت بیجا مجرمانہ اور حملے کا مرتکب ہو لیکن سرقے کا مرتکب نہین ہے کیونکہ جو کچھہ اوسنے کیا بددیانتی سے نہین کیا ۔

(ی) اگر زید کو گھڑی کی مرمت کرنے کی بابت بکر کا کچھہ روپیہ دینا ہو اور بکر اوس قرضے کی ضمانت کے طور پر گھڑی کو جواز اً روک رکھے اور زید بکر کے قبضے مین سے اوس گھڑی کو اس نیت سے لے کہ وہ بکر کو اوس مال سے محروم کر کے قرضے کی ضمانت کو معدوم کرے تو زید سرقے کا مرتکب ہوگا کیونکہ وہ اوس گھڑی کو بددیانتی سے لیتا ہے ۔

(ک) پھر اگر زید اپنی گھڑی بکر کے پاس رہن کرے اور بغیر ادا کرنے اوس روپیہ کے جو اوسنے بکر سے گھڑی پر قرض لیا ہے گھڑی کو بکر کے قبضے مین سے اوسکی بلا رضامندی لے لے تو اگرچہ گھڑی زید کا مال ہے مگر تاہم زید سرقے کا مرتکب ہوگا کیونکہ وہ اوسکو بددیانتی سے لیتا ہے ۔

(ل) زید اس نیت سے بکر کی کوئی چیز اوسکے قبضے سے اوسکی بلا رضامندی لے لے کہ جب تک بکر سے اوسکے واپس کرنے کے صلے کے طور پر کچھہ روپیہ نہ حاصل کرے چیز مذکور کو اپنے پاس رکھے تو اس صورت مین چونکہ زید بددیانتی سے [illegible] لیتا ہے زید [illegible] مرتکب ہوا ۔

(م) زید جو بکر کے ساتھہ دوستانہ راہ ورسم رکھتا ہے بکر کی غیبت مین اوسکے کتب خانے مین جائے اور اوسکی بلا رضامندی لفظی کے کوئی کتاب صرف پڑھنے کے لیے لیجائے اور واپس کرنا اوسکا زید کی نیت مین ہو تو اس صورت مین غالب ہے کہ زید نے یہ سمجھا ہو کہ اوسکو بکر کی جانب سے بکر کی کتاب پڑھنے کی معنیً اجازت ہے پس اگر زید کا یہ گمان تھا تو زید سرقے کا مرتکب نہین ہوا —

(ن) زید بکر کی زوجہ سے خیرات مانگے اور وہ زید کو روپیہ کھانا اور کپڑے دے جسکو زید جانتا ہو کہ وہ اوسکے شوہر کا مال ہے تو اس صورت مین غالب ہے کہ زید یہ سمجھا ہو کہ بکر کی زوجہ ایسی خیرات دینے کی مجاز ہے پس اگر زید کا یہ گمان تھا تو زید سرقے کا مرتکب نہین ہوا —

(س) زید بکر کی زوجہ کا آشنا ہے وہ زید کو قیمتی مال دے جسکو زید جانتا ہو کہ اوسکے شوہر بکر کا ہے اور ایسا مال ہے کہ بکر کی طرف سے وہ اوسکے دینے کی مجاز نہین ہے پس اگر زید بددیانتی سے مال لے لے تو وہ سرقے کا مرتکب ہوا —

(ع) زید بکر کے مال کو اپنا مال سمجھکر نیک نیتی سے اوسکے قبضے مین سے لے لے تو اس صورت مین چونکہ زید بددیانتی سے نہین لیتا ہے اسلیے زید سرقے کا مرتکب نہین ہے —

الفاظ بددیانتی ومال منقولہ وقبضہ ورضامندی کی شرح باب تشریحات عامہ مین بخوبی ہو چکی ہے چوری کے واسطے صرف کسی شی منقولہ کا ہونا ہی کافی نہین بلکہ

وہ شے از قسم مال ہو یعنے اوسکی کچھہ قیمت ہو یا جس شخص کی مقبوضہ وہ شے ہو اوسکی
نگاہ مین وہ قیمت رکھتی ہو۔ مثلاً اگر کسیکے کھیت سے کوئی مٹی کا ڈھیلا اوٹھا لیوے
یا کسی درخت مین سے کوئی مسواک توڑ لیوے تو بطور عام یہہ امور داخل سرقہ نہین
ہین۔ جرم سرقہ کے واسطے دو باتین لازم ہین۔ اول بددیانتی مرتکب۔ دوم تبدیل
جاے کرنا مال کا بلا رضامندی مالک مال۔ اس امر کا ثابت کرنا ضرور نہین ہے کہ مالک مال
کی رضامندی حاصل نہین کی گئی بلکہ صرف یہ کفایت کرے گا کہ بلا رضامندی مالک
کے مال کی جگہہ تبدیل کی گئی۔ رضامندی حاصل کرکے کسی فعل کا کرنا اور بلا رضامندی کرنا
دو مختلف باتین ہین۔ چونکہ اس جرم کے ارتکاب کے واسطے بددیانتی بھی شرط ہے
لہذا اگر کوئی شخص کوئی چیز نیک نیتی سے لیجاوے یا کسی استحقاق سے لیجاوے
گو وہ استحقاق نہایت ضعیف یا مجہول ہو یا وہ یہ سمجھکر لیجاوے کہ مجھکو مالک کی اجازت
معناً حاصل ہے تو وہ مجرم نہ سمجھا جاویگا۔ اگر مجرم کی نیت یہ نہو کہ مین مال کو مالک کے
ملک سے علحدہ کردون تو بھی وہ مجرم نہین۔ جبکہ بددیانتی ثابت ہو جاوے تو اوسکا
ثابت کرنا ملزم کے واسطے کچھہ مفید نہوگا کہ اس مال سے مجھکو اپنی ذات کو نفع پہونچانا
مقصود نتھا۔ گو وہ مال دوسرے ہی کو دیدیوے یا دوسرے کے واسطے اوس شے
لیا ہو تب بھی وہ چوری ہے۔ اور درصورت ثبوت بددیانتی اسکی بھی کچھہ احتیاج نہین
کہ یہ امر ثابت کیا جاوے کہ جسکے قبضے مین مال تھا وہ اوسکا اصلی مالک ہے یا نہین
بعض صورتین ایسی بھی ہوتی ہین کہ جنمین کچھہ احتیاج یا ضرورت اجازت کی نہین ہوتی

اور مال اپنے صرف مین لایا جاتا ہے جیسے خاوند کی چیز جورو اور جورو کی چیز خاوند استعمال
مین لا سکتے ہین - لیکن بموجب شریعت اہل اسلام کے عورت کے مال پر خاوند کو
کچھہ استحقاق نہین پہونچتا تو ایسی صورت مین اگر بلا اجازت عورت کے شوہر اوسکا
اوسکے مال کو اپنے صرف مین لاوے تو یہ امر مشتبہ ہے کہ آیا یہ جرم حد سرقہ تک
پہونچ سکتا ہے یا نہین - ایسے مقدمات مین ہماری راے مین عدالت فوجداری کو
رسم و رواج پر اور قبضے کی صورت واقعی پر لحاظ کرنا چاہیے اور نہ مسئلہ شرعی پر - اگر کوئی
شخص اپنا مال کسیکے پاس دیکھے جسکو کہ اوس مال پر کچھہ استحقاق نہین پہونچتا اور
اوسکو اوس سے لے لیوے تو یہ چوری نہین ہے - اور اگر دو بھائی بالاشتراک
رہتے ہون اور منجملہ اونکے ایک شخص کسی چیز کو جسپر کہ دونون کا حق پہونچتا ہے لیجاوے
اور فروخت کر ڈالے تو وہ چور نہین سمجھا جاویگا کیونکہ اوس چیز مین جسکو اوسنے
فروخت کیا اوسکا حق بھی شامل تھا - لیکن اگر کوئی شخص ایک دوشالہ کسی کے پاس
رہن رکھے اور بدون دینے زر رہن کے اوسکے پاس سے وہ دوشالہ بلا اوسکی رضامندی کے
لے آوے تو یہ امر داخل سرقہ ہی - انسان اپنے مال کا خود بھی چور ہو سکتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص پچاس
روپیہ اپنے نوکر کے پاس رکھے اور بلا علم اوس نوکر کے اونمین سے پچیس روپیہ
لے لے اور نیت مین اوسکی یہ ہو کہ پچیس روپیہ جو ہمارے نوکر کے پاس گھٹینگے
وہ اوس سے ہم لیوین گے تو یہ بھی چوری مین داخل ہے - دفعہ ۲۷ کے رو سے یہ امر
قرار پا چکا ہے کہ جورو یا متصدی یا نوکر کا قبضہ بھی اصل مالک کا قبضہ تصور کیا جاویگا

پس اگر ملازم خود اپنے آقا کی چیز کو بیچ ڈالے تو وہ مرتکب سرقہ تصور کیا جاوے گا لیکن جن صورتون مین مالک کا قبضہ کسی شی پر بوسیلہ ملازم کے ہوا ور وہ خود مال کو تصرف کرے تو چوری نہین ہے مثلاً کوئی نوکر اسباب اپنے آقا کی جانب سے بھر کر کہین کو لیجاوے اور وہان جو اسباب بیچکر روپیہ اوسکے پاس آوے اوسکو وہ خود صرف کر ڈالے تو یہ چوری نہین ہو سکتی - ایک صورت سرقے کی اور بھی ہو سکتی ہے مثلاً زید نے عمر کے ہاتھ ہنڈوی بیچی - عمر نے کہا کہ مین سود اور بٹہ کاٹکر ہنڈوی کے دام دے دونگا میرے ساتھ دکان تک آدمی کر دو چنانچہ زید نے ایک اپنا ملازم اوسکے ہمراہ کر دیا - عمر و اوسکو اپنے ساتھ لے گیا اور ایک مقام پر اوسکو چھوڑ کر روپیہ لانے کے حیلے سے چلا گیا - چنانچہ اس صورت کا مقدمہ دائر ہوا اور عدالت سے تجویز ہوا کہ عمر و مرتکب سرقے کا ہوا کیونکہ اوسنے بدنیتی و چالاکی سے زید کے قبضے سے ہنڈوی لی - اگر کسی شخص کو مین گھوڑا مانگنی دون یا کوئی برتن مرمت کیواسطے کسیرے کو دون اور وہ گھوڑا لیکر چلا جاوے یا یہ برتن بیچکر کھا جاوے تو یہ داخل سرقہ نہین ہے کیونکہ میرا قبضہ اون چیزون پر سے بدیانتی سے نہین اوٹھایا گیا ہے بلکہ خود میرے فعل سے اوٹھا ہے - ایک شخص نے ایک اپنے شناسا سوداگر سے میلہ مین گھوڑا خریدا اور اوسپر سوار ہو کر چلا اور کہا کہ مین قیمت لینے جاتا ہون - سوداگر نے کہا کہ بہت اچھا مگر پھر قیمت لیکر نہ آیا اور نہ اوسکو دی - عدالت سے یہ جرم سرقہ قرار نہین دیا گیا کیونکہ وہ گھوڑا بیچا گیا تھا اور قیمت ادا نکرنا دوسری بات ہے اور چوری کرنا اور

بات ہے۔ تبدیل جاے کرنا سرقے کیواسطے ایک امر ضروری ہے۔ خواہ وہ تبدیل جاے کرنا تھوڑا ہو یا زیادہ۔ ایک شخص نے صندوق سے کپڑے نکالکر باہر رکھے وہ مرتکب سرقہ تصور کیا گیا لیکن کسی چیز کا صرف پہلو بدلنا داخل تبدیل جاے نہین سمجھا جاویگا مثلاً ایک گٹھری کپڑے کی پڑی ہوئی تھی دوسرے شخص نے بہ نیت سرقہ اوسکو کھڑا کردیا اس قصد سے کہ اسکو کاٹ کر اوس مین سے کپڑا نکال لون کہ اس اثنا مین گرفتار ہوا مگر چونکہ صرف اوسنے گٹھری کا پہلو بدلا تھا وہ مجرم سرقہ نہ تصور کیا گیا۔ زید نے اشٹامپ کا کاغذ لاکر عمرو کو دیا کہ تم رسید لکھو اور اپنا فیتنی روپیہ لو جب عمرو رسید لکھہ چکا تو زید نے پرچہ رسید لکھا ہوا اوس سے چھین لیا۔ یہ جرم سرقہ مین داخل نہین ہے کیونکہ اول تو وہ پرچہ کاغذ مقبوضۂ عمرو نہ تھا اور نہ وہ اس غرض سے اوسکو دیا گیا تھا کہ وہ اوسکے پاس رہے گا ایک پیپہ شراب کا رکھا ہوا ہے اور مقبوضۂ زید ہے۔ عمرو اوسکی ڈاٹ کھولکر ایک بوتل شراب اوسمین سے بقصد بددیانتی لیجانے کے لیے بھرتا ہے۔ جب ہی پیپے سے شراب کا نکلنا شروع ہوا زید مرتکب سرقہ ہوا۔ ایک صورت خاص سرقے کی یہ بھی ہے کہ مال پر قبضہ تو اوسی شخص کا بنا رہے اور جرم سرقہ کا ارتکاب بھی ہو جاوے۔ مثلاً ایک شخص ملازم ایک بنیے کا اوسکے کھتے مین سے غلہ نکالکر لاتا ہے اور اوسکی دکان پر لاکر دوسرے شخص کا مال قرار دیکر بیچتا ہے تو یہ سرقہ ہے کیونکہ ملزم نے بددیانتی سے اوس غلہ کی تبدیل جاے کی۔

دفعہ ۳۷۹ سرقے کی سزا | جو کوئی شخص (۱۱) سرقے (۳۷۸) کا مرتکب ہو اوس شخص کو

پ م

دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (٥٣) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی ۔

اس دفعہ مین سرقے کی سزا مندرج ہے ۔ نظر بحالات جرم صرف خفیف جرمانے سے لیکر غایت درجہ کی سزا تک جو اس جرم کے واسطے مقرر ہے حسب راے مجوز ہو سکتی ہے ۔ جرمانہ اس جرم مین اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ جو فائدہ ملزم کو کہ سرقے سے ہوا ہو وہ اوس سے نکال لیا جاوے اور بموجب دفعہ ۵۴۴ ضابطہ فوجداری (جسطرح پر کہ ازروے ایکٹ ۸ ۱۸۶۹ء کے ترمیم ہوکر قائم ہوئی ہے) ممکن ہے کہ شخص نقصان رسیدہ کو بھی اوس جرمانہ مین سے بقدر مناسب دیا جاوے ۔ اگر صورت و حالات مقدمہ سے مجوز کو اس امر کا اطمینان نہو کہ آیا یہ جرم سرقہ ہے یا تصرف بیجا یا خیانت مجرمانہ تو بموجب دفعہ ۷۲ کے تعمیل کرنا چاہیے ۔

دفعہ ٣٨٠ عمارت یا خیمے یا مرکب تری مین سرقہ

جو کوئی شخص (١١) کسی عمارت یا خیمے یا مرکب تری مین جو عمارت یا خیمہ یا مرکب تری انسان کی بود و باش یا مال کی حفاظت کے لیے کام مین آتا ہو سرقے (٣٧٨) کا ارتکاب کرے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (٥٣) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا ۔

م
پ

دفعہ ٣٨١ متصدی یا نوکر کا اوس مال کو سرقہ کرنا جو آقا کے قبضے مین ہے ۔

کوئی شخص (١١) جو متصدی یا نوکر ہو یا متصدی یا نوکر کے کام پر مامور ہو کسی مال کی نسبت جو اوسکے آقا یا آمر کے قبضے (٢٧)

مض
پ

مین ہو سرقہ (۳۷۰) کا ارتکاب کرے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم
کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ
جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

چونکہ ملازم اپنے آقا کی چوری کرتا ہے لہذا سزا سخت رکھی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ
دنیا کے کام اکثر نوکرون پر منحصر ہوتے ہین اگر وہ پیشہ بددیانتی کیا کرین تو دنیا کے
معاملات مین خلل عظیم واقع ہو لہذا ایسے جرم کے انسداد کے واسطے یہ دفعہ ہے۔
اگر کوئی شخص بزاز کی دوکان پر کپڑا خرید کرکے رکھہ آوے اور پھر مکان پر آکر اپنا
نوکر کپڑا لانے کو بھیجے اور وہ نوکر اوس کپڑے کو اپنے آقا تک نہ لاوے بلکہ خود لیکر
چلدیوے تو وہ موجب اس دفعہ کے مستوجب سزا ہوگا۔

دفعہ ۳۸۲ سرقے کے ارتکاب کی غرض سے ہلاک کرنے یا ضرر شدید پہونچانے کی طیاری کرکے بعد سرقہ

جو کوئی شخص (۱۱) سرقے (۳۷۸) کے ارتکاب کے لیے
یا اوس سرقے کے ارتکاب کے بعد اپنے بھاگ جانے
کے لیے یا اوس مال کے بچا رکھنے کے لیے جو اوس
سرقے کے ذریعے سے لیا جائے ہلاکت (۴۶) یا ضرر (۳۹) یا مزاحمت
کی یا ہلاکت یا ضرر یا مزاحمت کی تخویف کی تیاری کرکے سرقے کا ارتکاب کرے تو
اوس شخص کو قید سخت کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے
اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

تمثیلین

س
پ

(ا) زید اوس مال کی نسبت جو بکر کے قبضے مین ہو سرقے کا ارتکاب کرے اور جسوقت کہ وہ اس سرقے کا ارتکاب کر رہا ہو اوسکے کپڑے کے نیچے ایک بھرا ہوا طمنچہ ہو جو اوسنے اسلیے ہم پہونچایا ہے کہ اگر بکر تعرض کرے تو اوسکو ضرر پہونچائے تو زید اوس جرم کا مرتکب ہوا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے۔

(ب) زید اپنے چند شریکون کو اپنے آس پاس اسلیے کھڑا کر کے بکر کی جیب کترے کہ اگر بکر اس ماجرے سے مطلع ہو کر تعرض کرے یا زید کے پکڑنے کا اقدام کرے تو وے بکر کے مزاحم ہون تو زید اوس جرم کا مرتکب ہوا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے۔

تشریح اس دفعہ کی تمثیلات سے بخوبی ہوتی ہے۔ واسطے تکمیل جرم مندرجۂ دفعۂ ہذا کے چوری کا ہونا ضرور ہے۔ چونکہ مرتکب سرقہ کی نیت بہت ناقص ہوتی ہی اور وہ مسلح ہو کر جرم کے ارتکاب کے واسطے جاتا ہے لہذا اس جرم کی سزا بھی بہت زیادہ رکھی گئی ہے۔

استحصال بالجبر کے بیان مین

جرم سرقہ و استحصال بالجبر مین فرق ہے۔ دونون جرمون مین ملزم کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ مین دوسرے کا مال لے لون۔ سرقے مین مال بلا رضامندی مالک مال کے لے لیا جاتا ہے اور استحصال بالجبر مین برضامندی اوسکے لیکن وہ رضامندی بسبیل ناجائز حاصل کیجاتی ہے۔ اور سرقہ بالجبر و استحصال بالجبر مین یہ فرق ہے کہ سرقہ بالجبر مین ایسا خوف دلایا جاتا ہے کہ جس سے فوراً جان جانے یا کسی قسم کے

ضرر جسمانی پہونچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اور جرم استحصال بالجبر کیواسطے اسقدر خوف کی ضرورت نہین ہے۔

دفعہ ۳۸۳ استحصال بالجبر جو کوئی شخص (۱۱) قصداً کسی شخص کو خود اوس شخص کے یا کسی دوسرے شخص کے کسی نقصان (۴۴) کی تخویف کرے اور اوسکے ذریعے سے اوس شخص کو جسکو اسطرح تخویف کی گئی ہے اس بات کی تحریک کرے کہ وہ کوئی مال (۲۲) یا کفالۃ المال (۳۰) یا کوئی شے دستخطی یا مہری جو کفالۃ المال ہوجانے کی حیثیت رکھتی ہو کسی شخص کے حوالہ کرے تو شخص مذکور استحصال بالجبر کا مرتکب ہوگا۔

تمثیلین

(۱) زید کو بکر یہ دھمکی دے کہ تو مجکو روپیہ دے ورنہ مین ایک نوشت جو تیری حیثیت عرفی کی مخل ہوگی مشتہر کرونگا اور اسطرح سے بکر کو اپنے تئین روپیہ دینے کی تحریک کرے تو زید استحصال بالجبر کا مرتکب ہوگا۔

(ب) زید بکر کو یہ دھمکی دے کہ مین تیرے طفل کو حبس بیجا مین رکھونگا ورنہ تو ایک رقعے پر دستخط کرکے اوسکو میرے حوالہ کر جسمین تیری جانب سے مجکو روپے کی فلان مقدار دینے کا وعدہ ہوا ور بکر دستخط کرکے وہ رقعہ حوالہ کردے تو زید استحصال بالجبر کا مرتکب ہوا

(ج) زید بکر کو یہ دھمکی دے کہ مین لٹھہ بند آدمی بھیجکر تیرا کھیت جوتوا لونگا ورنہ تو ایک تمسک دستخط کرکے حامد کے حوالہ کر جسکی رو سے حامد کو دینا کسی خاص پیداوار کا ور پیداوار

نہ دینے کی صورت مین دینا تاوان کا لازم آئے اور اوسکے ذریعے سے زید بکر کو اوس تمسک پر دستخط کرنے اور حوالہ کرنے کی تحریک کرے تو زید استحصال بالجبر کا مرتکب ہوا۔

(د) زید بکر کو ضرر شدید کی تخویف کرنے کی ذریعے سے اوسکو سادے کاغذ پر دستخط یا مہر کرنے اور زید کو حوالہ کرنے کی بدنیتی سے تحریک کرے اور بکر اوس کاغذ پر دستخط کرکے زید کے حوالہ کرے تو چونکہ اس صورت مین وہ کاغذ جسپر اس طرح پر دستخط ہوے کفالۃ المال ہو جانے کی حیثیت رکھتا ہے اسلیے زید استحصال بالجبر کا مرتکب ہوا۔

عدالت کو بروقت تجویز مقدمہ دیکھنا چاہیے کہ آیا واقعی مین خوف دلایا گیا تھا اور جس شخص کو خوف ضرر دلایا گیا تھا اوسپر غلبہ اوس خوف کا ہوا۔ اسکے واسطے مجوز کو عمر وپیہ اوس شخص کی جسکو خوف دلایا گیا ہو وقت و مقام پر جہان خوف دلایا گیا ہو لحاظ کرنا چاہیے۔ جملہ حالات پر خیال کرنے سے عدالت کو تمیز ہونا اسکا مشکل نہو گا کہ اوسوقت کیا کیفیت اوس شخص کی ہوگی جسکو خوف دلایا گیا تھا۔ یہ بھی کچھ ضرور نہین ہے کہ خوف ضرر اس قسم کا ہو جو اوس شخص کی ذات سے متعلق ہو بلکہ ممکن ہے کہ دوسرے سے متعلق ہو جو کسیطرحکا واسطہ اوس شخص سے رکھتا ہو (جیساکہ تمثیل ب سے ظاہر ہے) اس جرم کے واسطے یہ بھی ضرور ہے کہ ملزم اوس شخص کو جسکو تخویف کی گئی ہو اس بات کی تحریک کرے کہ وہ مال وغیرہ اوسکو حوالہ کرے۔ ظاہرا مال سے اس دفعہ مین بھی مال منقولہ مراد ہے۔ اور ضرر سے وہ ضرر مراد ہے جسکی تعریف دفعہ ۴۴ مین ہے۔

یہ بھی واضح ہو کہ جس ضرر کا خوف دلایا جاوے وہ ضرر خواہ ایسا ہو جسکے پہونچنے کا

جلد احتمال ہو یا آئندہ کو امید ہو دونون صورتون مین اگر اوس خوف کی وجہ سے
دوسرے شخص کو مال کے دینے کی تحریک کیجاوے تو استحصال بالجبر مین داخل
ہے بشرطیکہ خوف سے فوراً ہلاک ہونے یا ضرر پہونچنے یا مزاحمت بیجا اوٹھانے
کا اندیشہ ہو۔

س مض ض

دفعہ ۳۸۴ — استحصال بالجبر کی سزا — جو کوئی شخص (۱۱) استحصال بالجبر (۳۸۳) کا ارتکاب کرے
اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی
جسکی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین
دیجائینگی۔

سزا اس جرم کی وہی ہے جو سرقے کی ہے حالانکہ ظاہراً یہ جرم بمقابلہ سرقہ
سنگین معلوم ہوتا ہے۔ بعض صورتین ایسی بھی پیدا ہونگی جنمین تمیز کرنا اسکا دشوار
ہوگا کہ آیا یہ جرم استحصال بالجبر ہے یا سرقہ بالجبر مگر اس سے ملزم کو صرف اسقدر فائدہ
پہونچ سکتا ہے کہ وہ ایسی صورت مین بجرم استحصال بالجبر سزا پاوے گا اور دس
سے زیادہ۔ دیکھو دفعہ ۶۷۔

س مض ما ض

دفعہ ۳۸۵ — استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لیے کسی شخص کو نقصان کی تخویف — جو کوئی شخص (۱۱) استحصال بالجبر (۳۸۳) کے ارتکاب کے
لیے کسی شخص کو نقصان (۴۴) پہونچانے کی تخویف کرے
یا ایسی تخویف کرنے کا اقدام کرے اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی
قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا

جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجاوینگی۔

مثلاً اگر کوئی شخص کسیکو نقصان پہونچانے کی تخویف بہ نیت ارتکاب استحصال بالجبر کرے یا اوسکا اقدام کرے مگر اس تخویف سے اوسکو مال دیے جانے کی نوبت نہ پہونچی ہو تو بموجب اس دفعہ کے وہ سزا پاوے گا۔

دفعہ ۳۸۶ کسی شخص کو ہلاکت یا ضرر شدید کی تخویف کے ذریعہ سے استحصال بالجبر

جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کو خود اوس شخص کی یا کسی دوسرے شخص کی ہلاکت (۴۶) یا ضرر شدید (۳۲۰) کی تخویف کرنے کے ذریعے سے استحصال بالجبر (۳۸۳) کا مرتکب ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر کوئی شخص ہلاکت یا ضرر شدید کی تخویف کے ذریعے سے استحصال بالجبر کا مرتکب ہو تو وہ زیادہ سزا کا مستوجب ہوگا کہ جو اس دفعہ مین مندرج ہے۔ اگر بروقت تخویف کرنیکے ملزم کے روبرو وہ شخص ہو اور اوسکے دل مین یہ خوف ہو کہ اگر مین مال نہین دیتا ہون تو ابھی میری جان جاوے گی یا ضرر شدید پہونچے گا تو یہ جرم استحصال بالجبر نہین ہے بلکہ سرقہ بالجبر ہے۔

دفعہ ۳۸۷ استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لیے کسی شخص کو ہلاکت یا ضرر شدید کی تخویف۔

جو کوئی شخص (۱۱) استحصال بالجبر (۳۸۳) کے ارتکاب کے لیے کسی شخص کو خود اوس شخص کی یا کسی دوسرے شخص کی ہلاکت (۴۶) یا ضرر شدید (۳۲۰) کی تخویف کرے

یا اوسکا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اقدام جرم مندرجۂ دفعہ ۳۸۶ کی سزا اس دفعہ مین مندرج ہے۔

دفعہ ۳۸۸ کسی جرم کی تہمت لگانے کی دھمکی سے استحصال بالجبر کرنا جسکی پاداش مین موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور وغیرہ کی سزا مقرر ہے +

جو کوئی شخص (۱۱) اس ذریعے سے استحصال بالجبر (۳۸۳) کا مرتکب ہو کہ وہ کسی شخص کو خود اوس شخص کے یا کسی دوسرے شخص کے کسی ایسے جرم (۴۰) کے ارتکاب یا اقدام (۵۱۱) کے متہم کرنے کی تخویف کرے جس جرم کی پاداش مین سزاے موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہو جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے یا اسبات کے متہم کرنے کی تخویف کرے کہ اوس شخص نے یا دوسرے شخص نے کسی شخص کو کسی ایسے جرم کے ارتکاب کرنے کی تحریک کی ہے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

س

اور اگر وہ جرم ایسا ہو جسکی سزا دفعہ ۳۷۷ کی رو سے ہوسکتی ہے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیجاسکتی ہے۔

ایضاً

مثلاً اگر کوئی کسیکو دھمکی دے کہ مین تمکو بجرم قتل ماخوذ کرادونگا نہین تو تم مجکو فلا ۱۱

دو تو وہ بموجب اس دفعہ کے مستوجب سزا ہوگا۔

دفعہ ۳۸۹ استحصال بالجبر کے ارتکاب کے لیے کسی شخص کو جرم کی تہمت لگانے کی تخویف

س جو کوئی شخص (۱۱) استحصال بالجبر (۳۸۳) کے ارتکاب کے لیے کسی شخص کو خود اوس شخص کے یا کسی دوسرے شخص کے کسی ایسے جرم کے ارتکاب یا اقدام کے متہم کرنے کی تخویف کرے یا ایسی تخویف کا اقدام (۵۱۱) کرے جس جرم کی پاداش مین سزاے موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہے جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

ایضاً اور اگر وہ جرم ایسا ہو کہ اوسکی سزا دفعہ ۳۷۷ کی رو سے ہوسکتی ہے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیجا سکتی ہے۔

اقدام جرم مندرجۂ دفعۂ ۳۸۸ کی سزا اس دفعہ مین مندرج ہے۔

سرقۂ بالجبر اور ڈکیتی کے بیان مین

جرم سرقۂ بالجبر مین یا تو سرقہ یا استحصال بالجبر یا دونون ہمیشہ پائے جاوینگے اور تاوقتیکہ سرقہ یا استحصال بالجبر واقع نہو سرقۂ بالجبر واقع نہین ہوسکتا۔ اس قانون کے بنانے والون کی راے نسبت جرم سرقۂ بالجبر اس مقام پر قابل اندراج ہے۔ سرقۂ بالجبر کے ہر مقدمے مین یہ امر مشتبہ رہیگا کہ آیا یہ سرقۂ بالجبر سرقہ تھا یا استحصال بالجبر اکثر واردات سرقۂ بالجبر

نصف سرقہ و نصف استحصال بالجبر ہونگے۔ زید عمرو کو پکڑ کر دھمکاتا ہے کہ اگر تو مجکو اپنا مال نہین دیگا تو مین تجھکو جان سے مار ڈالونگا اور یہ کہکر اپنے ہاتھ سے اوسکے بدن سے زیور اوتارنی لگا۔ عمر مارے خوف کے کہتا ہے کہ میری جان بخشیے مین سب مال آپ کو دیے دیتا ہون اور یہ کہکر خود بھی بدن سے زیور اوتار اوتار کر زید کو دینے لگا۔ پس جو زیور کہ زید نے بلا رضامندی عمرو کے لیا وہ سرقے سے لیا اور جو عمرو نے خود بخوف ہلاکت اوتار کر دیا وہ استحصال بالجبر ہے۔

دفعہ ۳۹۰ سرقۂ بالجبر — ہر سرقۂ بالجبر مین یا تو سرقہ (۳۷۸) یا استحصال بالجبر (۳۸۳) پایا جاتا ہے

جس حالت مین کہ سرقۂ بالجبر ہی — سرقہ سرقۂ بالجبر ہوگا اگر سرقے کے ارتکاب کے سبب یا سرقے کے ارتکاب مین یا اوس مال (۲۲) کے لیجانے یا لیجانے کے اقدام مین جو سرقے (۳۷۸) سے حاصل کیا گیا ہے مجرم اوس مطلب سے بالاراوہ (۳۹) کسی شخص کی ہلاکت (۴۶) یا ضرر (۳۱۹) یا مزاحمت بیجا (۳۳۹) کا باعث ہو یا اوسکے باعث ہونے کا اقدام کرے یا فوراً ہلاک ہونے یا فوراً ضرر یا فوراً مزاحمت بیجا اوٹھانے کی تخویف کا باعث ہو یا اوسکے باعث ہونے کا اقدام کرے۔

جس حالت مین استحصال بالجبر سرقۂ بالجبر ہی — استحصال بالجبر (۳۸۳) سرقۂ بالجبر ہوگا اگر مجرم استحصال بالجبر کے ارتکاب کے وقت شخص مخوّف کے قرب مین حاضر ہو اور اوس شخص کو خود اوس شخص کے یا کسی دوسرے شخص کے فوراً ہلاک (۴۶) ہونے یا

فوراً ضرر (۳۱۹) یا فوراً مزاحمت بیجا (۳۳۹) اوٹھانے کی تخویف کرنے سے استحصال بالجبر کا مرتکب ہو اور اسطرح تخویف کرنے سے شخص مخوف کو شے مستحصل بالجبر کے اوسوقت اور اوس جگہ حوالہ کردینے کی تحریک کرے۔

تشریح۔ اگر مجرم اسقدر قریب ہو کہ اوسکا قرب اوس دوسرے شخص کو فوراً ہلاک ہونے یا فوراً مزاحمت بیجا کے اوٹھانے کی تخویف کو کافی ہو تو کہا جائیگا کہ مجرم قرب مین حاضر ہے۔

تمثیلین

(ا) زید بکر کو دبا بیٹھے اور بکر کے کپڑون مین سے بکر کا روپیہ اور زیور بلا رضامندی بکر کے فریباً لے لے تو اس صورت مین زید سرقے کا مرتکب ہوا اور چونکہ سرقے کے ارتکاب کے لیے اوسنے بکر کی نسبت بالارادہ مزاحمت بیجا کی اسلیے زید سرقہ بالجبر کا مرتکب ہوا۔

(ب)۔ زید شارع عام پر بکر سے ملاقی ہوا اور بکر کو طپنچہ دکھا کر اوسکی ہمیانی طلب کرے اور بکر اوسکے سبب سے اپنی ہمیانی مجبور ہو کر چھوڑ دے اس صورت مین چونکہ زید نے بکر کو فوراً ضرر پہونچانے کی تخویف کرنے کے ذریعے سے اوس سے ہمیانی استحصال بالجبر کر کے لی اور استحصال بالجبر کے ارتکاب کیوقت بکر کے قرب مین حاضر تھا اس لیے زید سرقہ بالجبر کا مرتکب ہوا۔

(ج) زید شارع عام پر بکر سے اور اوسکے طفل سے ملاقی ہوا اور زید طفل کو پکڑ کے بکر کو دھمکا دے کہ اگر تو اپنی ہمیانی میرے حوالہ نکرے گا تو مین تیرے طفل کو بلندی سے گرا دونگا اور بکر اسس

سبب سے اپنی ہمیانی حوالہ کرے تو اس صورت مین زید نے بکر کو اس بات کی تخویف کرنے سے کہ طفل کو جو وہان حاضر ہے فوراً ضرر پہونچے گا بکر سے ہمیانی کو استحصال بالجبر کر کے لیا اس لیے زید بکر کی نسبت سرقہ بالجبر کا مرتکب ہوا۔

(د) زید بکر سے کوئی مال یہ کہکر حاصل کرے کہ تیرا لڑکا ہمارے گروہ کے اختیار مین ہے اگر تو ہمکو دس ہزار روپیہ نہ بھیجدے گا تو وہ مار ڈالا جاوے گا تو یہ استحصال بالجبر ہے اور اوسکی پاداش مین استحصال بالجبر ہی کی سزا دیجائیگی مگر سرقہ بالجبر نہین ہے سواے اسکے کہ بکر کو لڑکے کے فوراً ہلاک ہو جانے کی تخویف کیجاوے۔

ارتکاب سرقہ مین ضرر کا خوف دلایا جاوے تو سرقہ بالجبر ہوگا۔ ایسا خوف ضرور نہین ہے کہ قبل سرقہ کے دلایا جاوے بلکہ بروقت ارتکاب سرقہ خواہ بعد اوسکے بھی اگر دلایا جاوے تو بھی ایسا سرقہ سرقہ بالجبر ہوگا مگر یہ امر قابل لحاظ ہے کہ جو خوف دلایا جاوے یا ضرر پہونچایا جاوے وہ ارتکاب سرقہ سے شامل ہو ورنہ وہ سرقہ سرقہ بالجبر نہوگا۔ مثلاً ایک چور مال سرقہ لیے جاتا ہے راہ مین اوسکو کسی ملازم پولس نے ٹوکا چور نے اوسکو مضروب کیا تو یہ سرقہ بالجبر نہین ہے کیونکہ مضروبی ملازم پولس کچھ جرم ارتکاب سرقہ سے شامل نہین ہے بلکہ علٰحدہ ہے اور اس سبب سے وہ علٰحدہ جرم ہے۔ اوس حالت مین استحصال بالجبر سرقہ بالجبر ہوگا کہ جب شخص مخوف کو فوراً ہلاک ہونے یا فوراً ضرر یا فوراً مزاحمت بیجا دہلانے کی تخویف دیجاوے اور ظاہر ہے کہ یہ امر بدون موجودگی ملزم کے ممکن نہین۔ پس ملزم کی موجودگی بھی ضروری ہے تمثیل ج و د مندرجہ دفعہ ہذا سے جو

فرق کہ درمیان استحصال بالجبر کے کہ جو سرقۂ بالجبر نہین ہے اور ایسے استحصال بالجبر کے جو سرقۂ بالجبر ہے بخوبی واضح ہوتا ہے۔

دفعہ ۳۹۱ ڈکیتی

جب پانچ یا زیادہ شخص شامل ہوکر سرقۂ بالجبر (۳۹۰) کا ارتکاب یا اقدام کرین یا جب کہ اون شخصون کی کل تعداد جو سرقۂ بالجبر کا ارتکاب یا اقدام شامل ہوکر کرتے ہون مع تعداد اون شخصون کے جو حاضر ہون اور اوسکے ارتکاب یا اقدام مین مدد کرتے ہون پانچ یا پانچ سے زیادہ ہو تو ہر ایک شخص ارتکاب کرنے والا یا اقدام کرنے والا یا اوسمین مدد کرنے والا ڈکیتی کا مرتکب کہلایا جائے گا۔

جرم سرقۂ بالجبر یا ڈکیتی مین ملزم کی نسبت ضرر کا الزام بطور علیحدہ جرم کے لگانا نہ چاہیے کیونکہ ضرر اون دونون جرمون مین شامل ہے اور بلکہ اون دونو جرمون کی صفت مین داخل ہے۔ پانچ آدمیون کا سرقۂ بالجبر یا اقدام سرقۂ بالجبر مین شامل ہونا ڈکیتی ہے۔ گو فی الواقع یہ پانچون آدمی مرتکب جرم ہوے ہون یا نہین لیکن جبکہ یہ معلوم ہوجاوے کہ پانچون وقت واردات کے موجود تھے گو منجملہ اونکے صرف ایک ہی مرتکب جرم ہوا ہو مگر جملہ یکسان مجرم متصور ہونگے۔

دفعہ ۳۹۲ سرقۂ بالجبر کی سزا

س مض پ

جو کوئی شخص (۱۱) سرقۂ بالجبر (۳۹۰) کا مرتکب ہو اوسکو قید سخت کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا

ایضاً

اور اگر اوس سرقۂ بالجبر کا ارتکاب شارع عام پر غروب وطلوع آفتاب کے درمیان کیا جاے تو قید کی میعاد چودہ برس تک ہوسکتی ہے۔

لفظ شارع عام سے مراد راہ ہے جسمین ہو کر آمد و رفت آدمیون کی رہتی ہو خواہ وہ کوچہ ہو یا بازار۔ مثلاً دو شخص آپسمین اتفاقیہ لڑین اور اس تکرار مین ایک شخص کا رومال جسمین روپیہ بندھے ہون گر پڑے اور دوسرا شخص اوسکو لیکر بھاگ جاوے تو یہ جرم سرقہ بالجبر متصور نہوگا۔ کیونکہ اوس شخص کا ارادہ اون روپیون کے لینے کا نہ تھا اور نہ اس نیت سے اوسنے تکرار کی تھی بلکہ اتفاقیہ تکرار ہوگئی اور جرم کی تعریف مین جو لفظ بالارادہ شامل ہے وہ ایسی صورت مین صادق نہین آتا۔

س مض پ

دفعہ ۳۹۳ سرقہ بالجبر کے ارتکاب کا اقدام — جو کوئی شخص (۱۱) سرقہ بالجبر کے اقدام کا مرتکب ہوا اوس شخص کو قید سخت کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

ایک شخص توڑہ روپیہ کا لیے جاتا تھا۔ راہ مین اوسکو ایک آدمی ملا اور بندوق چھتیا کر کہا کہ توڑہ رکھدے نہین تو مین گولی مارتا ہون۔ اوسنے توڑہ رکھدیا کہ اسی اثنا مین پولس کے لوگ آ گئے اور اوسکو پکڑ لیا۔ یہ اقدام سرقہ بالجبر ہے۔ اگر اوس توڑے کو ملزم اوٹھا لیتا تو وہ سرقہ بالجبر کا مرتکب سمجھا جاتا۔

س پ

دفعہ ۳۹۴ سرقہ بالجبر کے ارتکاب مین بالارادہ ضرر پہونچانا — اگر کوئی شخص (۱۱) سرقہ بالجبر (۳۹۰) کے ارتکاب یا اقدام مین کسی شخص کو بالارادہ ضرر پہونچائے (۳۲۱) تو شخص مذکور کو اور کسی دوسرے شخص کو جو اوس سرقہ بالجبر کے ارتکاب یا اقدام (۵۱۱) مین شامل ہو کر مصروف ہوا ہو حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید سخت کی سزا

دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

سرقۂ بالجبر یا اوسکے اقدام مین اگر بالارادہ کوئی شخص ضرر پہونچاوے تو وہ اور اوسکے شریک جرم بموجب اس دفعہ کے سزایاب ہون گے۔ چونکہ ملزمون کی نیت مین ضرر پہونچانا ہوتا ہے لہذا سزا بھی سخت رکھی گئی ہے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ جو ضرر یا جبر عمل مین لایا جاوے جرم سرقۂ بالجبر کے شامل ہو اور نہ اوس سے علیحدہ۔ مثلاً چند آدمی بارادۂ ارتکاب سرقۂ بالجبر کسیکے مکان مین گھسین اور منجملہ اون کے ایک شخص زنا بالجبر مین مصروف ہو تو چونکہ اس فعل کو جرم سرقۂ بالجبر سے کچھ تعلق نہین لہذا جو شخص کہ زنا کا مرتکب ہوا وہی بجرم زنا بالجبر سزایاب ہوگا اور اوسکے ہمراہی اس خاص جرم سے بری سمجھے جاوینگے۔ مقدمات سرقہ یا سرقۂ بالجبر بذریعۂ زہر خورانی مین بموجب اس دفعہ کے سزا ہوسکتی ہے دیکھو سرکلر نظامت عدالت مقام آگرہ مورخۂ ۱۷ جون ۱۸۶۳ء نمبری ۱۶۔

دفعہ ۳۹۵ ڈکیتی کی سزا — جو کوئی شخص (۱۱) ڈکیتی (۳۹۱) کا مرتکب ہوا اوسکو حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید سخت کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

چونکہ جرم ڈکیتی کے واسطے سرقۂ بالجبر کا ہونا ہمیشہ ایک امر ضروری نہین ہے لہذا اگر سرقۂ بالجبر کا ہونا ثابت بھی نہو یا واقعی مین ہوا بھی نہو تو بھی بعض صورتون مین ملزم بجرم ڈکیتی قابل سزا متصور ہون گے۔

دفعہ ۳۹۶ ڈکیتی مع قتل عمد کے — اون پانچ یا زیادہ شخصون (۱۱) مین سے جو شامل ہوکر

ڈکیتی (۳۹۱) کا ارتکاب کرین کوئی ایک شخص اوس ڈکیتی کے ارتکاب مین قتل عمد کا
مرتکب ہو تو اونمین سے ہر ایک شخص کو سزاے موت (۵۳) یا حبس دوام بعبور
دریاے شور (۵۳) یا قید سخت کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہی
اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا ۔

قتل عمد کا ارتکاب خاص جرم ڈکیتی کے ارتکاب مین واقع ہونا چاہیے ورنہ اور کسی وجہ سے
اگر بروقت ارتکاب ڈکیتی کوئی شخص موقع پا کر کسیکو بوجہ عداوت سابقہ قتل کرے تو
ایسی صورت مین مواخذہ قتل کا صرف قاتل سے کیا جاویگا اور نہ جملہ شرکاے جرم
ڈکیتی سے کیونکہ یہ فعل بضرورت ارتکاب جرم ڈکیتی واقع نہین ہوا بلکہ اور طرح پر ۔

پ س

دفعہ ۳۹۷ — سرقہ بالجبر یا ڈکیتی ہلاک کرنے یا ضرر شدید پہونچانے کے اقدام کیساتھ

اگر سرقہ بالجبر (۳۹۰) یا ڈکیتی (۳۹۱) کے ارتکاب کے وقت
مجرم کوئی آلہ مہلک کام مین لاوے یا کسی شخص کو ضرر
شدید (۳۲۲) پہونچاوے یا کسی شخص کے ہلاک کرنے یا ضرر شدید پہونچانے کا
اقدام کرے (۵۱۱) تو وہ قید جسکی سزا اس مجرم کو دیجائیگی سات برس
سے کم نہوگی ۔

جبکہ سرقہ بالجبر یا ڈکیتی مین کوئی شخص آلہ مہلک کام مین لاوے یا کسیکو ہلاک یا ہلاک کرنیکا
اقدام کرے یا ضرر شدید پہونچاوے یا اوسکا اقدام کرے تو اوسکو کم سے کم سات
برس کی قید کی سزا دیجائیگی ۔ اور اگر چند آدمیون کے پاس آلہ مہلک ہون اور وہ
کام مین لائے جاوین تو اون سب کو بھی اس سے کم سزا نہین دیجائیگی ۔ لیکن یہ دفعہ اقدام

سرقۂ بالجبر یا ڈکیتی سے متعلق نہ سمجھی جاویگی - اگر آلۂ مہلک سے کسیکو ضرر یا زخم بھی نہ پہونچے توبھی مجرم اس دفعہ کی روسے مستوجب سزا کا ہوگا کیونکہ اس دفعہ مین صرف اوس آلہ کا کام مین لایا جانا شرط ہے اور نہ یہ کہ اوس سے کسیکو ضرر بھی پہونچے -

سرقۂ بالجبر یا ڈکیتی کے ارتکاب کا اقدام حربۂ مہلک سے مسلح ہونے کی حالت مین

س پ **دفعہ ۳۹۸** اگر سرقۂ بالجبر (۳۹۰) یا ڈکیتی (۳۹۱) کے ارتکاب کے اقدام کے وقت مجرم کسی آلۂ مہلک سے مسلح ہو تو وہ قید جسکی سزا اس مجرم کو دیجائیگی سات برس سے کم نہوگی -

اقدام سرقۂ بالجبر یا ڈکیتی مین کوئی مجرم اگر کسی آلۂ مہلک سے مسلح ہو گو اوس آلہ کو وہ کام مین بھی نہ لاوے توبھی سات برس سے کم سزا اوسکو نہین دیجاویگی - اور اگر چند آدمی آلۂ مہلک سے مسلح ہون تو اون سب کو بھی اس سے کم سزا نہین ہوسکتی -

ڈکیتی کے ارتکاب کے لیے تیاری کرنا -

س پ **دفعہ ۳۹۹** جو کوئی شخص (۱۱) ڈکیتی (۳۹۱) کے ارتکاب کے لیے کوئی تیاری کرے اوسکو قید سخت کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا -

ڈکیتی کے واسطے طیاریان کرنا جرم ہے - اسکے واسطے اس قسم کا ثبوت چاہیے کہ چند آدمیون نے ارتکاب ڈکیتی کے واسطے مشورہ کیا ہے اور ہتیار جمع کرتے ہین یا آدمیون کو اس قصد سے جمع کرتے ہین یا نوکر رکھتے ہین وغیرہ -

ڈکیتون کے گروہ

س پ **دفعہ ۴۰۰** جو کوئی شخص (۱۱) کسیوقت بعد جاری ہونے اس ایکٹ کے

کے شریک ہونے کی سزا + ایسے شخصون (۱۱) کے گروہ کا شریک ہوگا جو ڈکیتی (۳۹۱)

کا عادۃً ارتکاب کرنے کے لیے ملاپ رکھتے ہون تو اوس شخص کو حبس دوام

بعبور دریاے شور یا قید سخت کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے

اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

بعض فرقے چورون کے اس ہندوستان مین سابق ایسے تھے اور اب بھی ہین گو

بہت کم کہ گروہ کے گروہ آپسمین سازش رکھتے تھے اور صدہا کوس تک آپس کے میل کے

سبب سے واردات ڈکیتی کی کرتے تھے اور اکثر یہ گروہ بنام ٹھگ کے مشہور تھے اور

عادۃً اونکا یہی کام تھا بلکہ سواے اسکے اور کوئی پیشہ نہین رکھتے تھے انھین لوگون

کے باب مین ایکٹ ۲۴ سنہ ۱۸۴۳ء سابق مین جاری ہوا تھا اور قبل اجراے اس قانون

تک جاری رہا اور بموجب ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۶۲ء کے منسوخ ہوا۔ چنانچہ جو شخص کہ اس قسم کے

مجرمون کا تاریخ یکم جنوری سنہ ۱۸۶۲ء یعنی تاریخ اجراے قانون ہذا سے شریک ہوگا اوسکو

بموجب اس دفعہ کے سزا ملے گی۔ اگر کوئی شخص کہ چور نہو اتفاقیہ ایسے گروہ مین شامل

ہوجاوے اور چند روز تک اوسکے ساتھ رہے تو عجب نہین کہ منشاے دفعہ ہذا سے

خارج سمجھا جاوے۔

دفعہ ۴۰۱ چورون کے آوارہ گروہ مین شریک ہونے کی سزا + جو کوئی شخص (۱۱) کسیوقت بعد جاری ہونے اس ایکٹ کے شخصون (۱۱) کے گروہ آوارہ یا کسی اور گروہ کا شریک ہوگا

جو سرقہ (۳۷۸) یا سرقہ بالجبر (۳۹۰) کے عادۃً ارتکاب کے لیے ملاپ

س پ

رکھتے ہون لیکن جو ٹھگون یا ڈاکوؤن کا گروہ نہو تو شخص مذکور کو قید سخت کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

یہ دفعہ اون چورون سے متعلق نہین ہے جو ٹھگ یا ڈکیت ہون جنکے واسطے دفعہ ۴۰۰ مین سزا مندرج ہے بلکہ اور قسم کے چورون سے کہ جو عادةً چوری کے مقصود سے آوارہ پھرتے ہون۔

دفعہ ۴۰۲ ڈکیتی کے ارتکاب کے لیے جمع ہونا۔ جو کوئی شخص (۱۱) کسیوقت بعد جاری ہونے اس ایکٹ کے اون پانچ یا زیادہ شخصون (۱۱) مین سے ہوگا جو ڈکیتی (۳۹۱) کے ارتکاب کے لیے جمع ہوے ہون تو اوس شخص کو قید سخت کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

س پ

مجمع خلاف قانون کہ بہ نیت ارتکاب ڈکیتی ایک مقام پر جمع ہو اس دفعہ کی رو سے مستوجب سزا ہوگا۔ صرف جمع ہونا ہی جرم ہے خواہ کوئی فعل بہ نیت ارتکاب ڈکیتی اوس مجمع کی جانب سے ظہور مین آیا ہو یا نہو۔

مال کے تصرف بیجا مجرمانہ کے بیان مین

سرقے مین ملزم کی نیت مین یہ ہوتا ہے کہ مین دوسرے کے قبضے مین سے کوئی مال لے لون اور جب ہی وہ اوس شے کی تبدیل جاے کرتا ہے اوسیوقت وہ

مرتکب جرم سرقہ ہو جاتا ہے مگر مال کا تصرف بیجا مجرمانہ ایسا جرم نہین ہے اسمین ملزم کی نیت مین کسی شے کا دوسرے شخص کے قبضے سے علٰحدہ کرنا نہین ہوتا ہے بلکہ کسی ایسے طریق سے کہ جو قانون سے ناجائز نہو اوسکا اوس شے پر قبضہ ہو جاتا ہے لیکن بعد حصول قبضہ وہ شے چونکہ اوسکی ملک نہین ہوتی ہے اس صورت مین اگر وہ اوس شے کو اپنے صرف مین لاوے تو وہ جرم تصرف بیجا مجرمانہ کا مرتکب سمجھا جاویگا۔

جسطرح پر کہ مدار جرم سرقہ کا بددیانتی پر ملزم کی ہوتا ہے اوسیطرح پر اس جرم کیواسطے بھی بددیانتی ضرور ہے اگر نیک نیتی سے ایک فعل کیا جاوے وہ جرم نہین سمجھا جاویگا اور اگر وہی فعل بددیانتی سے کیا جاویگا تصرف بیجا مجرمانہ متصور ہوگا۔ مثلاً زید کے گھر مین آگ لگے اور عمرو اوسکا پروسی اس نیت سے اوسوقت اوسکا مال اوٹھا لیجاوے اور اپنے گھر رکھے کہ وہ آگ سے محفوظ رہے تو یہ کوئی جرم نہین ہے۔ لیکن اگر بعد اسکے عمرو کہے کہ مین مال نہین اوٹھا لایا ہون یا اوسکو مال واپس نکردے تو یہ جرم تصرف بیجا مجرمانہ ہے اور اگر بروقت اوٹھا لیجانے اسباب کے عمرو کی نیت مین یہ ہو کہ مین زید کو اسباب پھیر کر نہین دونگا تو یہ جرم سرقہ ہے۔

دفعہ ۴۰۳ بددیانتی سے مال کا تصرف بیجا + جو کوئی شخص بددیانتی (۲۴) سے کسی مال منقولہ کو اپنے تصرف بیجا مین یا اپنے کام مین لے آئے اوسکو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی۔

تمثیلین

(ا) زید بکر کے قبضے مین سے بکر کا مال لے اور نیک نیتی سے اوسکے لیتے وقت یہ باور کرتا ہو کہ وہ مال میرا ہے تو اس صورت مین زید سرقے کا مرتکب نہین ہے لیکن اگر زید اپنی غلطی معلوم کر لینے کے بعد اوس مال کو بددیانتی سے اپنے تصرف مین لے آئے تو وہ اوس جرم کا مجرم ہے جسکا اس دفعہ مین ذکر ہے۔

(ب) زید جو بکر سے دوستانہ راہ ورسم رکھتا ہے بکر کے کتب خانے مین بکر کی غیبت مین جاوے اور بکر کی بلا رضامندی صریح کے ایک کتاب لیجائے اس صورت مین اگر زید کو یہ گمان تھا کہ پڑھنے کے لیے کتاب لینے کی مجکو بکر کی رضامندی معنوی حاصل ہے تو زید سرقے کا مرتکب نہین ہے لیکن اگر زید اسکے بعد اپنے فائدے کے لیے اوس کتاب کو بیچ ڈالے تو زید اوس جرم کا مرتکب ہے جسکا اس دفعہ مین ذکر ہے۔

(ج) اگر زید و بکر بالاشتراک کسی گھوڑے کے مالک ہون اور زید گھوڑے کو بکر کے قبضے مین سے کام مین لانے کی نیت کرکے لے لے تو اس صورت مین چونکہ زید اوس گھوڑے کو کام مین لانے کا مستحق ہے اسلیے وہ بددیانتی سے اوسکو تصرف بیجا مین نہین لاتا لیکن اگر زید گھوڑے کو بیچ ڈالے اور اوسکی قیمت کا تمام روپیہ اپنے کام مین لے آوے تو وہ اوس جرم کا مجرم ہے جسکا اس دفعہ مین ذکر ہے۔

پہلی تشریح — تصرف بیجا بددیانتی کے ساتھ جو صرف ایک مدت تک کیا جاے اوس تصرف بیجا مین داخل ہے جو اس دفعہ مین مقصود ہے۔

تمثیل

زید ایک گورنمنٹ پرامیسری نوٹ جو بکر کی ملک ہو اور جسپر عبارت ظہری نلکھی ہو پائے اور زید یہ جانکر کہ وہ نوٹ بکر کی ملک ہے اوسکو قرض کی ضمانت مین کسی مہاجن کے پاس مکفول کرے اس نیت سے کہ زمانہ آیندہ مین کسی وقت اوسے بکر کو واپس کرے گا تو زید اوس جرم کا مرتکب ہے جسکا اس دفعہ مین ذکر ہے۔

دوسری تشریح۔ جو شخص کوئی مال جو کسی شخص کے قبضے مین نہو پائے اور اوس مال کو اوسکے مالک کی جانب سے حفاظت کرنے یا اوسکے مالک کو واپس کرنے کے لیے اپنی تحویل مین لائے تو شخص مذکور اوس مال کو بد دیانتی (۲۴) سے اپنی تحویل یا تصرف بیجا مین نہین لاتا اور نہ جرم کا مجرم ہے لیکن وہ شخص اوس جرم (۴۰) کا جسکی اوپر تعریف کی گئی ہے مجرم ہوگا اگر وہ اوس مال کو اپنے کام کے لیے تصرف بیجا مین لائے جبکہ وہ اوسکے مالک کو جانتا ہو یا اوسکے دریافت کر لینے کے وسیلے رکھتا ہو یا اس سے پہلے کہ وہ مالک کے دریافت کرنے اور اوسکے مطلع کرنے کے معقول وسیلے کام مین لاچکا ہو اور ایک معقول مدت تک اوس مال کو اپنی تحویل مین رکھا ہو تاکہ مالک کو اوسکے دعوی کرنے کا قابو ہوتا ——

یہ بات کہ ایسی صورت مین کون سے وسیلے فی الواقع معقول ہین اور کون سی مدت فی الواقع معقول ہے ایک امر تنقیح طلب ہوگا۔

کو بد دیانتی (سیکشن ۲۴) سے اپنے تصرف بیجا مین یا اپنے کام مین لائے یا اوس مال کو بد دیانتی سے اپنے استعمال مین لائے یا علیحدہ کرے یا کسی دوسرے شخص کو عمداً ایسا کرنے دے تو شخص مذکور خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہوگا۔

تمثیلین

(ا) اگر زید جو کسی شخص متوفی کے وصیت نامے کی روسے وصی ہو بد دیانتی سے اوس قانون کے خلاف کرے جسمین وصیت نامے کے مطابق ترکے کی تقسیم کرنے کا حکم ہے اور ترکہ اپنے کام کے لیے تصرف مین لائے تو زید خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہوگا۔

(ب) زید گودام کا مالک ہو اور بکر جو سفر کرنے کا آمادہ ہے زید کو اپنا اثاث البیت اس معاہدے کی شرط سے امانۃً سپرد کرے کہ جسوقت گ... کرایہ نقدی معہودہ ادا کیجاے اثاث البیت واپس کیا جاے گا اور زید اوس اثاث...

(ج) اگر زید ساکن کلکتہ بکر ساکن دہلی کا گماشتہ ہو اور ان دونون کے درمیان ... یا معناً ایک معاہدہ ہو کہ بکر جو روپیہ زید کو ہنڈی کرے اوسکو زید بکر کی ہدایت کے مطابق نفع کے لیے امانۃً لگاوے اور بکر ایک لاکھ روپیہ اس ہدایت سے زید کے پاس ہنڈی کرے کہ زید اوسکو کمپ... پرامیسری نوٹ کی خرید مین لگاوے مگر زید بد دیانتی سے اوس ہدایت کے خلاف ک... کار... بار مین صرف کرے تو زید خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہوگا۔

(د) لیکن اوپر کی پچھلی تمثیل مین اگر زید نہ بد دیانتی سے بلکہ نیک... بنک بنگال کے حصے خرید لینا بکر کے لیے زیادہ تر مفید...

اور کمپنی کے پرامسری نوٹ خریدنے کی جگہ بنک بنگال کے حصے بکر کے نام خریدے تو اس صورت مین گو بکر زیان اوٹھاوے اور اوس زیان کی بابت زید پر دیوانی مین نالش کرنے کا مستحق ہو تاہم چونکہ زید نے بددیانتی سے عمل نہین کیا اسلیے زید خیانت مجرمانہ کا مرتکب نہین ہے۔

(ہ) اگر زید جو سررشتۂ مال کا اہلکار ہے زر سرکاری کا امانت دار ہو اور اوسپر خواہ قانون کی ہدایت کے موافق خواہ کسی معاہدے کی رو سے جو گورنمنٹ کے ساتھ لفظاً یا معناً ظہور مین آیا ہو واجب ہو کہ وہ تمام زر سرکاری جو اوسکے قبضے مین ہے کسی خاص خزانے مین داخل کرے مگر زید اوس روپے کو بددیانتی سے اپنے تصرف مین لائے تو زید خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہے۔

(و) بکر کی جانب سے زید کو جو مال واسباب پہونچانے کا پیشہ رکھتا ہے کوئی مال امانةً سپرد ہو کہ وہ اوسے خشکی یا تری کی راہ سے پہونچادے اور زید اوس مال کو بددیانتی سے تصرف مین [illegible] لائے تو زید خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہوگا۔

دفعہ ۴۰۵ الف — اگر کسی شخص [illegible] اس کو امانةً کوئی مال سپرد ہو اور اوس امانت کے کام مین لانے کے قاعدے [illegible] امانت دار کو معلوم ہون اور یہ قاعدے خواہ بموجب کسی قانون کے معین [illegible] خواہ امانت رکھنے والے اور امانت دار کے درمیان مین تحریر کی رو سے امانةً سپرد ہو قانون [illegible] دیے گئے ہون یا مطابق رسم و رواج کے فریقین کو معلوم ہون [illegible] اگر نے کا طریق معین [illegible] ار خلاف اون قواعد یا دستورات کے بددیانتی سے امانت مذکور [illegible] ف مین لاوے تو وہ جرم خیانت مجرمانہ کا مرتکب سمجھا جاوےگا۔

اوس جرم کے واسطے ضرور ہے کہ امانتہ کوئی مال سپرد کیا جاوے اور دوم یہ کہ امانت دار
اوسکو خلاف معاہدہ جائز کے اپنے کام مین لاوے ۔ معاملات روزمرہ مین اکثر ایک
شخص کا مال دوسرے کے اور دوسرے کا تیسرے کے ہاتھ اور اسیطرح ہاتھون ہاتھ
پھرتا رہتا ہے اور با این ہمہ مطابق رسم ورواج کے ہر شخص جانتا ہے کہ بعوض دوسرے
کے مال کے میری ذمہ داری نسبت اوس مال کے کہان تک پہونچ سکتی ہے ۔ مثلاً
ایک بیوپاری اپنے اڑتھیے کے پاس کلکتے کو مال روانہ کرے اور لکھے کہ
اوسکو بازار سہ کے نرخ بیچکر اوسکے عوض ولایتی کپڑا میرے پاس اوسیقدر روپیہ کا
بھیجدیوے ۔ آڑتھیہ مال کو تو بیچڈالے مگر کپڑا خرید کرکے نہ بھیجے بلکہ اوس
روپے کو خود اپنے تصرف مین لاوے تو یہ خیانت مجرمانہ ہے ۔ ظاہر ہے کہ
بیوپاری اور آڑتھیے کے درمیان مین ایک قسم کا معاہدہ ہوتا ہے کہ جس کے
اطمینان پر بیوپاری ہمیشہ مال اوسکے پاس بھیجتا ہے اور آڑتھیہ اوسکو فروخت
کرکے مطابق ہدایت بیوپاری کے زر قیمت کی نسبت عمل کرتا ہے پس اڑتھیہ
بجاے امانت دار کے ہوتا ہے ۔ اگر وہ روپیہ کو برخلاف اپنے پیشے
کی وضع کے اپنے تصرف مین لے آوے تو صریح یہ امر اوسکی بددیانتی پر محمول ہے
اور خیانت مین داخل ہے ۔ یہ صرف ایک تمثیل خیانت کی ہے معاملات روزمرہ
مین صدہا صورتین اسی قسم کی پیش آتی ہین ۔ مثلاً اگر کوئی شخص بہ اعتماد اپنے
گماشتے کارندہ مختار یا کسی ملازم کے کوئی کام کرے اور اوسکی تحویل مین مال رکھے

دیکھو تشریح دفعہ ۴۰۸ —

دفعہ ۴۰۹ سرکاری ملازم یا مہاجن یا سوداگر یا کارپرداز سے خیانت مجرمانہ

کوئی شخص (۱۱) جسکو بحیثیت ملازم سرکار یا اپنے کاروبار کے اعتبار سے بحیثیت مہاجن یا سوداگر یا کارپرداز یا دلال یا مختار یا گماشتے کے کوئی مال یا کسی مال کا اہتمام کسی طرح امانةً سپرد ہو مال مذکور کی نسبت خیانت مجرمانہ کا مرتکب ہو تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریاے شور یا دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا —

مال مسروقہ لینے کے بیان مین

لینے والا مال مسروقہ کا گو واقعی مین چور نہین ہے لیکن اس مین بھی شک نہین کہ اوس سے ایک قسم کی امداد چورونکو پہونچتی ہے کیونکہ وہ اونکا مال اپنے یہان چھپا کر رکھتا ہے اس مقصود سے کہ اصل مرتکب جرم گرفتار نہون — لیکن اس قانون مین مال مسروقہ کے لینے والے بطور معین جرم کے قرار نہین دیے گئے ہین بلکہ اونکے واسطے علٰحدہ سزائین مطابق حیثیت جرم کے مقرر کی گئی ہین —

دفعہ ۴۱۰ مال مسروقہ

وہ مال جسکا قبضہ سرقے یا استحصال بالجبر یا سرقہ بالجبر کے ذریعے سے منتقل ہوا ہو اور وہ مال جو تصرف بیجا مجرمانہ مین لایا گیا ہو یا جسکی نسبت جرم خیانت مجرمانہ کا ارتکاب ہوا ہو مال مسروقہ کہا جائیگا لیکن وہ مال اگر بعدہ اوس شخص کے قبضے مین آجائے جو اوسکے قبضے کا جوازاً

مستحق ہے تب وہ مال مال مسروقہ نہوگا —

اس امر کے ثبوت کے واسطے کہ یہ مال مسروقہ ہے صرف یہی امر کفایت نہین کرتا کہ یہ وہ مال ہے جو چوری گیا تھا بلکہ اوسکی نسبت یہ بھی ثابت کیا جاوے کہ بروقت اوسکے لینے کے بھی وہ مال اوسی حالت مین تھا — ایک مقدمے مین مال چوری گیا اور چور مع مال کے گرفتار ہوا مالک مال نے وہ مال چور سے لیکر پھر اوسکو واپس کر دیا کہ جس شخص کے ہاتھ تو ہمیشہ چوری کا مال بیچتا ہے اوسی کے ہاتھ اوسکو بھی بیچ اور مقصود اس سے اوسکا یہ تھا کہ وہ مال مسروقہ کے خریدار کو گرفتار کرا دے چنانچہ ایسا ہی ہوا — بروقت تجویز مقدمہ یہ امر قرار پایا کہ وہ مال مسروقہ نہین تھا اور اس سبب سے خریدار نے رہائی پائی — غرض اس سے یہ ہے کہ جب مالک کو مال ملگیا تو وہ مال مسروقہ نہین رہا اور جب چور نے اوسی مال کو بصلاح مالک مال غیر شخص کے ہاتھ فروخت کیا تو بروقت فروخت وہ مال مسروقہ نتھا — اگر کوئی شخص سو روپیہ کا ایک نوٹ چرا وے اور پھر اوسکے عوض مین اوسی زرچہ کے پانچ نوٹ تعدادی بیس بیس روپے کے خریدے اور منجملہ ان پانچ نوٹون کے ایک نوٹ کسیکو دیوے تو یہ مال مسروقہ نہین ہے کیونکہ صورت اس مال کی اوس مال سے مطابق نہین ہے — جس شخص کا مال چوری گیا ہو اوسکو اختیار ہے کہ وہ اوسکو اوس شخص سے واپس کر لیوے جسنے اوسکو نادانستگی مین رہن رکھا یا خریدا ہو کیونکہ ہر حالت مین وہ مالک کا مال سمجھا جاوے گا اور ایسے انتقالات جائز متصور ہونگے —

دفعہ ۴۱۱ مال مسروقہ بہ بدنیتی کے لینا | جو کوئی شخص کوئی مال مسروقہ (۴۱۰) یہ جانکر یا باور کرنے کی

وجه (۲۶) رکھکر کہ وہ مال مال مسروقہ ہے بددیانتی (۲۴) سے لے یا لے رکھے
اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائے گی
جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین
دیجائین گی —

مال مسروقہ بددیانتی سے لینا جرم ہے - شلاً اگر کوئی چور مال مسروقہ بیچنے کے واسطے
زید کے پاس لیجاوے اور زید اوس مال کی قیمت طے کر رہا ہو کہ اوسی حالت مین گرفتار
کر لیا جاوے تو زید مجرم نہین ہے کیونکہ مال اوسنے خرید نہین کیا تھا اور تا وقتیکہ وہ
قیمت دیکر اوس مال پر قبضہ بطور مالک کے نکر لے وہ مجرم متصور ہو نہین سکتا -
اگر بلا اجازت مالک کے اوسکے مکان مین کوئی شخص مال مسروقہ رکھ جاوے تو
یہ جرم نہین ہے لیکن جب اوسکو علم ہو جاوے کہ یہ مال مسروقہ ہے اور اوسکے
بعد اوسکو اسپنے مکان مین رہنے دیوے تو جرم ہے - لینے والے کا صرف
اسقدر جان لینا کہ یہ مال مسروقہ ہے اوسکو مجرم کرتا ہے خواہ وہ جانے یا نجانے
کہ یہ مال کسکا ہے اور چور کون ہے کیونکہ صرف کسی شخص خاص سے مال مسروقہ لینا
جرم نہین ہے بلکہ صرف مال مسروقہ کا لینا جرم ہے خواہ کسی سے لیا جاوے -
اس جرم کے واسطے یہ بھی ضرور ہے کہ لینے والے مال کی نیت مین بددیانتی
ہو اس سے کچھ غرض نہین ہے کہ لینے والے نے اسپنے فائدے کی غرض
سے اوس مال کو خریدا یا صرف مال کا چھپانا اوسکا مقصود تھا - پس اس جرم کے

ثبوت کے واسطے تین باتین درکار ہین — اوّل مال مسروقہ کا ہونا — دوم ملزم
کا اوس مال کو لینا — تیسرے ملزم کا جاننا کہ یہ مال مسروقہ ہے — ہر ملزم اس
جرم کا یہ کہہ سکتا ہے کہ مین نے اس مال کو نہین جانا تھا کہ یہ مال مسروقہ ہے
اور یہ امر کہ آیا اوسکو علم تھا یا نہین بہت سی باتون سے دریافت ہو سکتا ہے —
مثلاً اگر کوئی شخص بے وقت مال کو لاوے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ مقصود
لانے والے کا ایسے وقت مین یہ ہے کہ افشا اسکا نہو یا مال چند طرح کا ہو مثلاً
کپڑا اور زیور وغیرہ یا لانے والے کی حیثیت اوس مال کے لائق نہو یا مال کم
قیمت پر خریدا گیا ہو تو ایسی صورتون مین اگر کوئی شخص مال خریدے تو صریح یہ سمجھا
جاوے گا کہ اوسنے دانستہ مال کو مسروقہ سمجھکر خریدا — اگر کسی عورت کا خاوند
چوری کا مال لاوے اور اوسکی جورو اوس مال کو چھپا کر رکھے تو وہ مجرم متصور
نہوگی تا وقتیکہ یہ نہ معلوم ہو کہ وہ بذات خاص اس قسم کے جرم کو بطور پیشہ کرتی
ہے اور ظاہر ہے کہ مال مسروقہ کا مکان سے نکلنا دلیل کافی اسکی نہین ہو سکتا
ہے کہ وہ عورت بھی بالضرور جانتی تھی کہ یہ مال مسروقہ ہے —

دفعہ ۴۱۲ — مال مسروقہ ارتکاب ڈکیتی بددیانتی سے لینا (س پ)

جو کوئی شخص (۱۱) کوئی مال مسروقہ (۴۱۰) بددیانتی (۲۴) سے لے یا لے رکھے جسکی نسبت وہ جانتا یا باور کرنے
کی وجہ (۲۶) رکھتا ہو کہ اوس کا قبضہ ڈکیتی کے ارتکاب کے ذریعے
سے منتقل ہوا ہے یا کسی شخص سے جسکی نسبت وہ جانتا یا باور کرنے کی

وجہ رکھتا ہے کہ وہ ڈاکوون کے گروہ مین شریک ہے یا شریک رہا ہے کوئی مال بددیانتی سے لے جسکی نسبت وہ جانتا یا باور کرنیکی وجہ رکھتا ہے کہ وہ مال مال مسروقہ ہے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید سخت کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

جو مال مسروقہ کہ ڈکیتی سے حاصل کیا گیا ہو اوسکا لینا سنگین جرم ہے لہذا سزا بھی زیادہ رکھی گئی ہے۔

دفعہ ۴۱۳ مال مسروقہ کا عادةً کاروبار کرنا۔ جو کوئی شخص (۱۱) کوئی ایسا مال جسکو وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ (۲۶) رکھتا ہو کہ وہ مال مال مسروقہ (۴۱۰) ہے عادةً لیا کرتا ہو یا اوسکا کاروبار کیا کرتا ہو اوس شخص کو حبس دوام بعبور دریاے شور یا دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

جو شخص کہ مال مسروقہ کا عادةً کاروبار رکھتا ہو اوسکی سزا بھی سخت تجویز کی گئی ہے۔ ثبوت اس جرم کا البتہ مشکل ہے۔ اگر دو چار مرتبہ پیشتر ملزم ایسے جرم مین ماخوذ ہو چکا ہو تو یہ امر دلیل کافی اسکی سمجھا جاویگا کہ ملزم مال مسروقہ کی خرید و فروخت بطور پیشے کے کرتا ہے یا اور کسی قسم کا ثبوت بہم پہونچے

مثلاً ملزم دکاندار ہے اور اکثر اوسکی دکان پر اشخاص مشتبہ مال لیکر آتے ہین اور وہ اونسے مال خفیہ طور پر لیتا ہے اور بروقت خریداری کسی شخص غیر کو آنے نہین دیتا ہے اور جو قیمت مال کی دیتا ہے وہ بھی حیثیت مال سے کم ہوتی ہے وعلے ہذا۔

دفعہ ۴۱۴ مال مسروقہ چھپانے مین مدد دینا۔ جو کوئی شخص (۱۱) کسی ایسے مال کے چھپانے یا علیحدہ کرنے یا تلف کرنے مین بالارادہ (۳۹) مدد کرے جسکی نسبت وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ (۲۶) رکھتا ہو کہ وہ مال مال مسروقہ (۴۱۰) ہے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی۔

جبکہ جرم ایسا ہو کہ دفعہ ۴۱۱ مین نہ آسکے تو بموجب اس دفعہ کے ملزم مستوجب سزا ہوگا۔ مال مسروقہ کے اخفا کرنے مین اعانت اگر بالارادہ دیجاوے تو وہ بھی جرم ہے اور اس دفعہ کے بموجب سزا ہوگی۔ اس امر کی اطلاع نکرنا کہ فلان شخص کے مکان مین مال مسروقہ ہے ثبوت جرم مندرجہ دفعہ ہذا کے واسطے دلیل کافی متصور نہین ہوسکتا۔ دیکھو فیصلۂ نظامت عدالت منفصلہ ۲ ستمبر ۱۸۶۴ء بمقدمۂ سرکار مدعی بنام احمد خان وغیرہ مدعی علیہم۔

دغا کے بیان مین

جرائم متعلق بہ سکہ و بانٹ و پیمانہ مین بھی ملزم کی نیت مین دوسرے شخص کو فریب

دینا ہوتا ہے اور ایسی ہی نیت دغا کی اون جرمون مین ہوتی ہے جو جرمی یا ملکیت
کے نشانون سے متعلق ہین لیکن وہ صورتین عام دغا سے علیحدہ کرکے باب
جداگانہ مین مندرج ہین ــ اس باب مین ایسی دغا کا ارتکاب جرم ہے کہ جو ملزم
اپنے فائدے کے لیے بالقصد عمل مین لاوے یا دوسرے کو اپنے فعل کرنے
کی ترغیب دے کہ جس سے اوس شخص کو نقصان پہونچے ــ یہ تو ظاہر ہے کہ
قانون کا منشا یہ نہین ہے کہ دغا کو روا رکھے مگر مقنن مجبور ہے کہ اسکا انسداد
کلی ہونا کسی طرح پر خوف قانون سے ممکن نہین تاوقتیکہ لوگون کے اخلاق
نہ درست ہون ــ کاروبار روزمرہ مین ہر طرح کی جھوٹ و فریب کی باتین استعمال
مین لائی جاتی ہین اور اونکا انسداد کسی طرح پر ممکن نہین ــ بزاز ایک کپڑے کی
قیمت پانچ روپیہ فی درعہ کہتا ہے اور خریدار دو روپیہ قیمت فی گز لگاتا ہے
حالانکہ قیمت واجبی اوسکی تین روپیہ فی گز ہے اگر یہ کہا جاوے کہ بزاز خریدار
کو اور خریدار بزاز کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور دونون اپنا اپنا فائدہ یا دوسرے
کا نقصان تکتے ہین لہذا وہ مرتکب جرم ہین تو گو وہ عبارت قانون کی رو سے
جرم سے مستثنے نہین ہوسکتے اِلّا منشاء قانون سے جرم سے باہر معلوم ہوتے
ہین ــ منشاے قانون یہ نہین معلوم ہوتا کہ ایسے آدمیون کو سزا دیجاوے
کیونکہ اگر ایسا کیا جاوے تو کاروبار بند ہو جاوے اور بعوض فائدے کے
نقصان عظیم ظہور مین آوے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اکثر ایسے معاملات مین جیسا کہ

اوپر مذکور ہوا فریقین کی جانب سے گو فریب عمل مین آتا ہے لیکن آخرش کو اکثر
ہر شے اپنی اصلی قیمت پر بکتی ہے اور اس جھوٹ اور فریب سے کسیکو چندان
نقصان بھی نہین پہونچتا —

دفعہ ۴۱۵ دغا | جو کوئی شخص (۱۱) کسی شخص کو دہوکا دیکر اوس دہوکا کھانے
والے شخص کو فریب (۲۵) سے یا بد دیانتی (۲۴) سے تحریک کرے
کہ وہ کوئی مال (۲۲) کسی شخص کے حوالے کرے یا اوسپر رضامندی (۹۰)
ظاہر کرے کہ کوئی شخص کوئی مال لے رکھے یا دہوکا کھانے والے شخص
کو کسی ایسے امر کے کرنے یا ترک کرنے کی قصداً تحریک کرے جسکو وہ
نکرتا یا ترک نکرتا درحالیکہ اوس کو اسطرح دہوکا نہ دیا جاتا اور جو فعل (۳۳)
یا ترک اوس شخص کے جسم یا خاطر یا نیکنامی یا مال کو مضرت یا نقصان
پہونچاوے یا اوسکے پہونچانے کا احتمال ہو تو کہا جائیگا کہ شخص مذکور
نے دغا کی —

تشریح بد دیانتی سے امور واقعی کا اخفا کرنا ایک دہوکا دینا ہے
جو اس دفعہ مین مقصود ہے —

تمثیلین

(۱) زید جھوٹ موٹ ملازم متعہد ملکی ہونے کا ادعا کرکے قصداً بکر کو دہوکا
دے اور اسطرح بد دیانتی سے بکر کو تحریک کرے کہ وہ اوسے نسیتہً مال دے جسکی

قیمت ادا کرنا اوسکی نیت مین نہو تو زید نے دغا کی ۔

(ب) زید کسی شے پر کوئی نشان ملتبس لگانے کے ذریعے سے قصداً دہوکا دیکے بکر کو یہ باور کرائے کہ وہ شے فلان نامور کاریگر کی بنائی ہوئی ہے اور اسطرح بددیانتی سے بکر کو شے مذکور کے خریدنے اور قیمت دینے کی تحریک کرے تو زید نے دغا کی ۔

(ج) زید بکر کو کسی شے کا جھوٹا نمونہ دکھلانے سے قصداً دہوکا دیکے بکر کو یہ باور کرائے کہ وہ شے نمونے کے مطابق ہے اور اس ذریعے سے بکر کو اوسکے خریدنے اور قیمت دینے کی تحریک کرے تو زید نے دغا کی ۔

(د) اگر زید کسی شے کی قیمت مین کسی کوٹھی پر جس مین زید کا روپیہ جمع نہین ہے، ایک رقعہ پیش کرے اور اوسکو یہ امید ہو کہ اوس کوٹھی مین یہ رقعہ نہ سٹے گا اور اسطرح بکر کو قصداً دہوکا دے اور اس ذریعے سے اوسکو شے مذکور کے حوالے کرنے کی بددیانتی سے تحریک کرے اور اوسکی قیمت کا ندینا زید کی نیت مین ہو تو زید نے دغا کی ۔

(ہ) اگر زید ایسی چیزون کو ہیرون کی حیثیت سے گرو رکھکر جنکو وہ جانتا ہے کہ ہیرے نہین ہین قصداً بکر کو دہوکا دے اور اس ذریعے سے بکر کو روپیہ قرض دینے کی تحریک کرے تو زید نے دغا کی ۔

(و) زید بکر کو قصداً دہوکا دیکر یہ باور کرائے کہ جو روپیہ تو مجکو قرض دے گا اوسکے ادا کرنے کی مین نیت رکھتا ہون اور اسکے ذریعے سے بکر کو روپیہ قرض

دینے کی بددیانتی سے تحریک کرے اور زیدکی روپیہ ادا کرنے کی نیت نہو تو زید نے
دغا کی —

(ز) زید بکر کو قصداً دہوکا دیکر یہ باور کرائے کہ مین تجکو ایک خاص مقدار برگ نیل
کی دینا چاہتا ہون جسکا دینا اوسکی نیت مین نہیں اور اوسکے ذریعے سے اس دینے کے
اعتبار پر بکر کو پیشگی روپیہ دینے کی بددیانتی سے تحریک کرے تو زید نے دغا کی لیکن اگر
روپیہ حاصل کرتے وقت برگ نیل دینا زید کی نیت مین ہوا اور بعد اسکے وہ اپنا معاہدہ
توڑ ڈالے اور برگ نیل ندے تو وہ دغا نہین کرتا ہے مگر معاہدے کے توڑنے کی
بابت صرف نالش دیوانی مین ماخوذ ہونے کے لائق ہے —

(ح) زید بکر کو قصداً دہوکا دے کر یہ باور کرائے کہ میرے اور تیرے درمیان
مین جو معاہدہ ہوا تھا اوسکی نسبت مین نے اپنا عہد وفا کیا جسکو اوسنے وفا نہ کیا ہو
اور اس ذریعے سے بکر کو روپیہ دینے کی بددیانتی سے تحریک کرے تو زید نے دغا کی —

(ط) زید کوئی جائداد بکر کے ہاتھ بیچے اور اوسکے نام منتقل کردے اور پھر
یہ جانکر کہ بیع کرنے کے سبب سے اوس مال کی نسبت مجکو کچھ استحقاق نہین رہا بغیر
ظاہر کرنے اس بات کے کہ بکر کے ہاتھ پہلے بیع و انتقال ہو چکا خالد کے ہاتھ اوسی
جائداد کو بیع یا رہن کرے اور خالد نے زر بیع یا زر رہن لے لے تو زید نے دغا کی —

دہوکا دینے کی بہت سی بلکہ بے شمار صورتین ہین گو چند صورتین دغا کی تمثیلون مین
مندرج بھی ہین مگر ہزارہا نئی نئی قسم کی صورتین پیدا ہو سکتی ہین — جھوٹی گفتگو کرنے

یا جھوٹی علامات کے استعمال مین لانے یا جھوٹے اقرار کرنے یا آئندہ کیواسطے
جھوٹا وعدہ کرنے سے دغا کا ارتکاب ہوسکتا ہے ۔ بغیر کسی قسم کی گفتگو کے بھی
دغا ہوسکتی ہے ۔ مثلاً کوئی شخص کانسٹبل کی وردی پہن لیوے یا کسی محکمے
کی چپراس باندہ لیوے ۔ مدعی نے ایک مقدمے مین مدعی علیہ سے اقبال دعویٰ
داخل کرا دیا یہ دہوکا دیکر کہ راضی نامہ ہے اور مدعی کی ڈگری ہوگئی ۔ بروقت
ارجاع نالش مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۴۱۵ تعزیرات ہند مدعی کو سزا کردی ۔
بصیغہ اپیل نظامت عدالت نے یہ تجویز فرمائی کہ یہ مقدمہ دغا کا حسب دفعہ ۴۱۵
نہین ہے بلکہ دفعہ ۲۱۰ کا ہے اور ایسے مقدمات مین بموجب دفعہ ۱۶۹ مجموعہ ضابطہ
فوجداری صاحب مجسٹریٹ کو اجازت عدالت سے حاصل کرنی چاہیے تھی ۔
چنانچہ فیصلہ صاحب مجسٹریٹ و صاحب سشن جج منسوخ ہوا ۔ دیکھو فیصلہ نظامت
عدالت مورخہ ۱۸ ۔ اکتوبر ۱۸۶۲ع بمقدمہ دیبی بقال اپیلانٹ ۔ ایک شخص بہ اقرار
ادائے محصول دریا کے پار ہوگیا اور پھر محصول نہ دیا صاحب مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ہذا
مدعی علیہ کو سزا کردی حکام نظامت عدالت نے فیصلہ بحال رکھا ۔ دیکھو مقدمہ سرکار مدعی
بنام لچھمی نراین سنگہ مدعا علیہ منفصلہ نظامت عدالت مورخہ ۲ ۔ دسمبر ۱۸۶۲ع ۔
تغلب کرنا روپیہ کا بہ شرطیکہ اوس مین فریب کام مین نہ لایا گیا ہو داخل جرم مندرجہ
دفعہ ہذا نہین ہے دیکھو فیصلہ نظامت عدالت سرکار مدعی بنام بیم نراین مدعا علیہ
اپیلانٹ منفصلہ ۲۰ ۔ اکتوبر ۱۸۶۵ع ۔

دفعہ ۴۱۶ دوسرا شخص بنانے سے دغا۔

اگر کوئی شخص (۱۱) یہ ادعا کرنے سے کہ وہ کوئی اور شخص ہے یا جان بوجھکر ایک شخص کو کسی دوسرے شخص کا قائم مقام بنانے سے یا اپنے آپ کو یا کسی دوسرے شخص کو ایسا شخص ظاہر کرنے سے جو وہ خود یا دوسرا شخص فی الواقع نہو دغا کرے تو کہا جائے گا کہ شخص مذکور نے اور شخص بنانے سے دغا کی۔

تشریح۔ جرم مذکور (۴۱۶) کا ارتکاب وقوع مین آنا سمجھا جاویگا عام اس سے کہ وہ شخص جسکے ہونیکا ادعا ہوا واقعی ہو یا خیالی۔

تمثیلین

(ا) زید اپنے تئین ایک اپنا ہمنام دولتمند مہاجن ادعا کرکے دغا کرے تو زید نے دوسرا شخص بنانے سے دغا کی۔

(ب) زید یہ ادعا کرکے دغا کرے کہ مین بکر ہون اور بکر ایک شخص متوفی ہو تو زید نے دوسرا شخص بنانے سے دغا کی۔

اس دغا کی کئی صورتین ہین اول دوسرا شخص بنکر دغا دینا مثلاً اگر زید اپنے تئین ایک اپنا ہمنام دولتمند مہاجن ظاہر کرے۔ دوم دوسرے کا نام اختیار کرکے دغا کرنا مثلاً اگر زید یہ کہے کہ مین عمر ہون۔ تیسرے اپنے نام مین کوئی خطاب شامل کرنے سے دغا کرنا مثلاً اگر زید کہے کہ مین راجہ ہون درحالیکہ وہ نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ رہنے والا ایک ملک کا ہو اور دوسرے ملک کا باشندہ ظاہر